اسلامیات (لازمی)

برائے جماعت پنجم



یونیورسٹی بک پرنٹرز اینڈ پبلیشرز (پرائیویٹ لمیٹڈ)
انڈسٹریل اسٹیٹ، حیات آباد پشاور





خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور

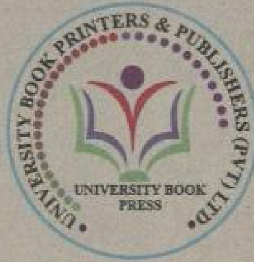
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

کسی نے ہرگز کوئی کھانا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہیں کھایا ہے۔ اللہ کے نبی داود علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کھایا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری)

اسلامیات (لازمی)

برائے جماعت پنجم



UNIVERSITY BOOK
PRINTERS & PUBLISHERS (PVT) LTD.
14-B, Small Industrial Estate, Jamrud Road, Hayatabad Peshawar.





خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور

منظور کردہ: نظامت نصاب و تعلیمِ اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

بمطابق: قومی نصاب 2006

مراسلہ نمبر 3799-3801/SS-II مؤرخہ 12-09-2013

مصنفین: ڈاکٹر حافظ حسین فاروق، پروفیسر، اسلامیہ کالج پشاور
ڈاکٹر حفاظت اللہ، اسسٹنٹ پروفیسر، اسلامیہ کالج پشاور
ڈاکٹر سید نعیم بادشاہ بخاری، اسسٹنٹ پروفیسر، اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور

سرپرستی: سید بشیر حسین شاہ ناظم، نظامت نصاب و تعلیمِ اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

نظر ثانی: احمد جان پروفیسر، گورنمنٹ کالج منڈیاں ایبٹ آباد
سید امجد علی شاہ پرنسپل، گورنمنٹ ہائی سکول شیخ البانڈی، ایبٹ آباد
قاضی محمد طیب طور معلم عربی، گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول نواں شہر، ایبٹ آباد
سید رفاقت علی شاہ سبجیکٹ سپیشلسٹ خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور
صفدر رحمان لائبریرین، نظامت نصاب و تربیت اساتذہ، ایبٹ آباد

مدیر: عبد الرشید، ماہرِ مضمون (اسلامیات) خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور

طباعت زیر نگرانی: اصغر علی (چیئرمین)
محمد مطہر (ممبر ای اینڈ پی)
خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ

تعلیمی سال 2017-18

ویب سائٹ: www.kptbb.gov.pk
ای میل: membertbb@yahoo.com
فون نمبر 091-9217889

پیش لفظ

پاکستان ایک اسلامی نظریاتی ریاست ہے۔ اس کے تحفظ اور استحکام کے لیے ضروری ہے کہ ہم آئندہ نسلوں کو اسلام اور نظریہ پاکستان سے روشناس کرائیں اس ضرورت کے پیش نظر حکومت پاکستان نے تمام تعلیمی مراحل کے لیے اسلامیات کے ایک مختصر اور جامع نصاب کو لازمی قرار دیا ہے۔

یہ کتاب وزارت تعلیم کے نئے نصاب 2006ء کے تحت بچوں کی ذہنی استعداد کو ملحوظ رکھ کر وضع کی گئی ہے۔ جس میں طلبہ کی عمر اور ذہنی ضرورت کے پیش نظر جو مواد اکٹھا کیا ہے وہ ان کی دینی، دنیاوی اور معاشرتی ضرورت کے عین مطابق ہے۔ وضع کردہ کتاب کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قدر دینی علم سے باخبر ہو جائیں گے جو اُن کے عملی زندگی میں قدم رکھنے کے لیے اہم ہے۔

اس کتاب میں بقدر ضرورت قرآن، حدیث، سیرت اور روزمرہ زندگی کو قرآن و سنت کے مطابق گزارنے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی کے چند حالات نمونے کے طور پر پیش کیے گئے ہیں تاکہ طلبہ اپنی زندگی کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھال سکیں۔

علاوہ ازیں اس کتاب میں نماز، قرآن، مسنون دعائیں اور سیرت کو اس مقصد کے لیے شامل کیا گیا ہے تاکہ طلبہ اس پر عمل کر کے نہ صرف پاکستان کے اچھے شہری بن سکیں بلکہ اقوام عالم کی صف میں عزت و وقار کے ساتھ کھڑے ہو سکیں اور دنیا و آخرت کی کامیابی ان کے قدم چومے۔ (ان شاء اللہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

ترجمہ: میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(سنن ترمذی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

فہرست

باب اول

القرآن الکریم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- قرآن مجید کی صحیح تلفظ کے ساتھ تلاوت کر سکیں۔
- تلاوت کی اہمیت اور آداب سے واقف ہوں۔
- قرآن مجید کے مجوزہ نصاب کا مفہوم سمجھ سکیں اور حتی المقدور اس پر عمل کر سکیں۔
- نصاب میں موجود قرآنی آیات کا حفظ و ترجمہ کر سکیں۔



آدابِ تلاوت

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی راہنمائی اور ہدایت کے لیے اپنے نبی اور رسول بھیجے۔ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور رسول اپنی اپنی قوم کی راہنمائی کے لیے مبعوث کیے گئے۔ ان میں حضرت آدم علیہ السلام پہلے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر کتابیں نازل کیں جن میں ہدایت اور راہنمائی کی باتیں ہیں۔ ان کتابوں میں آخری کتاب قرآن مجید ہے جو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوئی۔

قرآن مجید آخری کتاب ہونے کی وجہ سے ہر لحاظ سے مکمل ضابطہء حیات ہے۔ اس میں زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں مکمل راہنمائی ملتی ہے۔ اس میں عبادات سے لے کر روز مرہ زندگی گزارنے کے طریقوں تک ہر طرح کی ہدایات موجود ہیں۔ اس کتاب کی عظمت کا تقاضا ہے کہ ہم اس کا ادب و احترام کریں۔ اس کی تلاوت کریں اور اس کی تعلیمات پر عمل کر کے اپنی دنیا و آخرت بہتر بنائیں۔ قرآن مجید پڑھنا، پڑھانا اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا سب مسلمانوں پر لازم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔ قرآن مجید کی تلاوت کا بہت ثواب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اس طرح "الٓمٓ" پڑھنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔

قرآن مجید کی تلاوت کے آداب

قرآن مجید ایک مقدس کتاب ہے اس لیے اس کو عام کتابوں کی طرح نہیں پڑھنا چاہیے بلکہ اس کی تلاوت کے کچھ آداب ہیں جن کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ آداب درج ذیل ہیں:

۱۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے پہلے وضو کرنا چاہیے۔ اگر ہو سکے تو لباس بھی صاف ستھرا پہن لیں اور خوشبو لگائیں۔

۲۔ قرآن مجید کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے "تعوذ اور تسمیہ" پڑھ لیں۔

۳۔ تلاوت قبلہ رو ہو کر اور بیٹھ کر کی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ قرآن مجید کو اونچی جگہ یا رحل وغیرہ پر رکھ کر تلاوت کی جائے۔

۴۔ تلاوت درست تلفظ کے ساتھ اور ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہیے۔

۵۔ قرآن مجید کی تلاوت نماز کی طرح خشوع و خضوع سے کرنی چاہیے۔

۶۔ قرآن مجید کی تلاوت اچھی آواز میں کرنی چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی کی طرف توجہ نہیں فرماتے جتنا کہ اس نبی کی آواز کو توجہ سے سنتے ہیں جو کلام الٰہی خوش الحانی سے پڑھتا ہو۔

۷۔ تلاوت کرنے والے کے پاس اگر کوئی نماز ادا کر رہا ہو یا زیادہ لوگ ایک جگہ بیٹھ کر تلاوت کر رہے ہوں تو آہستہ آواز میں تلاوت کریں۔

۸۔ جب قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہو تو متوجہ ہو کر غور سے سننی چاہیے۔

۹۔ قرآن مجید کو پڑھنا بڑے ثواب کا کام ہے لیکن اس کے احکامات کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔ ہمیں تلاوت کے ساتھ ساتھ ان کاموں سے بھی بچنا چاہیے جن سے اللہ تعالیٰ نے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں قرآن مجید کا ادب و احترام کرنے، اس کی تلاوت کرنے، اسے دوسروں کو سکھانے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ قرآن مجید اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گا۔

☆ قرآن مجید پڑھنے کے لیے شرط یہ ہے کہ اسے ادب سے پڑھا جائے۔

☆ بے ادبی سے بعض اوقات عبادت بھی عذاب بن جاتی ہے۔

مشق

ا۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ قرآنِ پاک کی تلاوت کے چند آداب تحریر کریں۔

ii۔ تلاوتِ قرآن کے دوران آدابِ تلاوت کو ملحوظ رکھنا کیوں ضروری ہے۔

iii۔ قرآنِ پاک پڑھنے اور سمجھنے کے چند فائدے تحریر کریں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف زمانوں میں نبی اور رسول کیوں بھیجے؟

ii۔ قرآن مجید ہر لحاظ سے ایک مکمل ضابطۂ حیات کیوں ہے؟

iii۔ قرآنِ مجید کا ادب و احترام کیوں ضروری ہے؟

iv۔ یومِ آخرت میں قرآنِ مجید ایک مسلمان کی کس طرح مدد کرے گا؟

v۔ تعوذ اور تسمیہ سے کیا مراد ہے؟

۳۔ درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت و رہنمائی کے لیے بھیجے؟

(ا) انبیاء (ب) فرشتے (ج) اولیاء (د) جنات

ii۔ انبیاء کی تعداد کم و بیش کتنی ہے؟

(ا) ایک لاکھ دس ہزار (ب) ایک لاکھ چودہ ہزار

(ج) ایک لاکھ چوبیس ہزار (د) ایک لاکھ چونتیس ہزار

iii۔ 'الٓمٓ' قرآن پاک کے حروف ہیں۔ ان کو پڑھنے سے کتنی نیکیاں ملیں گی؟

(ا) 20 (ب) 30 (ج) 40 (د) 50

iv۔ قرآن مجید کی تلاوت کے لیے سب سے اہم کام کون سا ہے؟

(ا) غسل (ب) وضو

(ج) نئے کپڑے پہننے چاہئیں (د) خوشبو لگانی چاہیے

v۔ تلاوتِ قرآن سے پہلے کیا پڑھنا چاہیے؟

(ا) تعوذ و تسمیہ (ب) درود و سلام (ج) سورۃ فاتحہ (د) دعائے قنوت

۴۔ **درج ذیل جملوں میں سے درست اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔**

i۔ انبیاء کرام کی تعداد کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔

ii۔ قرآن مجید صرف زندگی کے چند ایک شعبوں کے بارے میں مکمل رہنمائی مہیا کرتا ہے۔

iii۔ دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے قرآن پاک کی تعلیمات پر عمل کرنا ضروری ہے۔

iv۔ قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنے سے ایک نیکی ملتی ہے۔

v۔ قرآنِ مجید کی تلاوت سے پہلے وضو کرنا چاہیے۔

سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

طلبہ / طالبات قرآن پاک کی چند سورتیں درست تلفظ کے ساتھ یاد کریں اور اپنے کمرۂ جماعت میں آدابِ تلاوت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے استادِ محترم کی موجودگی میں تلاوت کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ / طالبات پر قرآنِ پاک کی اہمیت واضح کریں اور اسکے ساتھ آدابِ تلاوت بھی تفصیل کے ساتھ واضح کریں۔



الف: ناظرہ قرآن

پارہ نمبر چار تا چھ (تین پارے)



ضروری ہدایت برائے اساتذہ:

اساتذہ کرام سے گزارش ہے کہ وہ قرآنِ مجید کے یہ تین پارے طلبہ کو باقاعدہ ناظرہ پڑھائیں۔ ناظرہ والے حصے کا دورانِ سال امتحان لیا جائے اور سالانہ امتحان کے موقع پر بھی ناظرہ قرآن کا باقاعدہ امتحان لیا جائے۔ ناظرہ قرآن میں حاصل کردہ نمبر امتحانی رزلٹ کارڈ میں الگ سے شامل کیے جائیں۔ اسلامیات (لازمی) برائے جماعت پنجم کے کل سو نمبروں میں سے ناظرہ قرآن کے لیے چالیس نمبر مختص کیے گئے ہیں نیز اسلامیات کے امتحان میں پاس ہونے کے لیے ناظرہ میں کامیاب ہونا طلبہ کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے۔

ب۔ حفظِ قرآن

مندرجہ ذیل قرآنی حصہ طلبہ زبانی یاد کریں گے اور اس حصہ کے نمبر امتحان میں شامل کیے جائیں گے۔

آیۃ الکرسی



اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ
مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا
بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ
بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾

سورة الفلق



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ
اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ
اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

سورة الناس



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ
شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ﴿۴﴾ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ
النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

مشق

1. درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ قرآن کریم کے ایک پارے میں کتنے حصے ہوتے ہیں؟

ii۔ سورۃ النساء میں آیات کی تعداد کتنی ہے؟

iii۔ سورۃ آل عمران کی کتنی آیات ہیں؟

iv۔ سورۃ المائدہ میں کل کتنے رکوع ہیں؟

v۔ پانچویں پارے میں کتنے رکوع ہیں؟

2. خالی جگہ پر کریں۔

i۔ آیۃ الکرسی ______ پارے میں ہے؟

ii۔ قرآن کریم میں کل ______ سورتیں ہیں۔

iii۔ سورۃ النساء ______ پارے میں شروع ہوتا ہے؟

iv۔ چھٹے پارے کے شروع میں لفظ ______ لکھا گیا ہے۔

v۔ قرآن کریم کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے کے علم کو ______ کہتے ہیں۔

سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

علم تجوید کے قواعد کو مد نظر رکھ کر قرآن کریم کی تلاوت کرنا سیکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ کو قرآن کریم کا چوتھا، پانچواں اور چھٹا پارہ علم تجوید کے قواعد اور درست تلفظ کے ساتھ پورے اہتمام کے ساتھ پڑھائیں اور ہر ماہ تلاوت قرآن کریم میں ان کا ٹیسٹ لیا کریں۔

سورۃ الفاتحہ



اَعُوْذُ میں پناہ مانگتا ہوں	بِاللّٰهِ اللہ کے ساتھ	مِنَ سے	الشَّيْطٰنِ شیطان	الرَّجِيْمِ مردود
بِسْمِ (شروع کرتا ہوں) نام سے	اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کے	الرَّحْمٰنِ جو بڑا مہربان	الرَّحِيْمِ نہایت رحم والا ہے	

اَلْحَمْدُ سب تعریفیں	لِلّٰهِ اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں	رَبِّ جو پالنے والا ہے	الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ سارے جہاں کا	الرَّحْمٰنِ بے حد مہربان	
الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾ نہایت رحم والا ہے	مٰلِكِ مالک ہے	يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾ روز جزا کا	اِيَّاكَ خاص تیری ہی	نَعْبُدُ ہم بندگی کرتے ہیں	
وَ اور	اِيَّاكَ خاص تجھ ہی سے	نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾ ہم مدد چاہتے ہیں	اِهْدِنَا بتلا ہم کو	الصِّرَاطَ راہ	
الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ سیدھی	صِرَاطَ راہ	الَّذِيْنَ اُن لوگوں کی	اَنْعَمْتَ فضل فرمایا تو نے	عَلَيْهِمْ ۙ۵ جن پر	
غَيْرِ نہ	الْمَغْضُوْبِ تیرا غصہ ہوا	عَلَيْهِمْ جن پر	وَلَا اور نہ	الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾ ع وہ جو گمراہ ہوئے	

ترجمہ

سب طرح کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔ ﴿۱﴾ بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ ﴿۲﴾ انصاف کے دن کا حاکم۔ ﴿۳﴾ اے پروردگار! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ﴿۴﴾ ہم کو سیدھے رستے چلا۔ ﴿۵﴾ ان لوگوں کے رستے جن پر تو اپنا فضل و کرم کرتا رہا نہ ان کے جن پر غصہ ہوتا رہا اور نہ گمراہوں کے۔ ﴿۷﴾ آمین۔

التحیات

اَلتَّحِيَّاتُ سب زبانی عبادتیں	لِلّٰهِ خاص ہیں اللہ تعالیٰ کے واسطے	وَالصَّلَوٰتُ اور سب بدنی عبادتیں	وَالطَّيِّبَاتُ اور سب مالی عبادتیں		
اَلسَّلَامُ سلامتی ہو	عَلَيْكَ آپ پر	اَيُّهَا النَّبِيُّ اے نبی	وَ اور	رَحْمَةُ رحمت	
اللّٰهِ اللہ کی	وَ اور	بَرَكَاتُهٗ اُس کی برکتیں	اَلسَّلَامُ سلامتی ہو	عَلَيْنَا ہم پر	
وَعَلٰى اور پر	عِبَادِ اللّٰهِ اللہ کے بندوں	الصّٰلِحِيْنَ ۝ نیک	اَشْهَدُ میں گواہی دیتا ہوں		
اَنْ کہ	لَآ نہیں ہے	اِلٰهَ کوئی معبود	اِلَّا سوائے	اللّٰهُ اللہ کے	
وَ اور	اَشْهَدُ میں گواہی دیتا ہوں	اَنَّ کہ بے شک	مُحَمَّدًا محمدؐ	عَبْدُهٗ بندے ہیں اُس کے	وَرَسُوْلُهٗ ط اور رسول اُس کے

ترجمہ

سب زبانی عبادتیں خاص ہیں اللہ تعالیٰ کے واسطے اور سب بدنی عبادتیں اور سب مالی عبادتیں بھی۔ سلامتی ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

درودِ ابراہیمی

اَللّٰهُمَّ	صَلِّ	عَلٰى	مُحَمَّدٍ	وَّعَلٰى	اٰلِ	
اے اللہ تعالیٰ	رحمت نازل فرما	پر	محمدؐ	اور پر	آل	
مُحَمَّدٍ	كَمَا	صَلَّيْتَ	عَلٰى	اِبْرَاهِيْمَ		
محمدؐ کے	جیسا کہ	رحمت نازل فرمائی تو نے	پر	ابراہیم		
وَ	عَلٰى	اٰلِ	اِبْرَاهِيْمَ	اِنَّكَ	حَمِيْدٌ	مَّجِيْدٌ ط
اور	پر	آل	ابراہیم کے	بے شک تو ہے	تعریف کے لائق	بزرگی والا
اَللّٰهُمَّ	بَارِكْ	عَلٰى مُحَمَّدٍ	وَّعَلٰى	اٰلِ مُحَمَّدٍ		
اے اللہ تعالیٰ	برکت نازل فرما	محمدؐ پر	اور پر	محمدؐ کے آل		
كَمَا	بَارَكْتَ	عَلٰى	اِبْرَاهِيْمَ	وَ	عَلٰى	
جیسا کہ	برکت نازل فرمائی تو نے	پر	ابراہیم	اور	پر	
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ	اِنَّكَ	حَمِيْدٌ	مَّجِيْدٌ ط			
ابراہیم کے آل	بے شک تو	تعریف کے لائق	بزرگی والا ہے			

ترجمہ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آل پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر۔ بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

اے اللہ تعالیٰ برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر۔ بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

دعا

الرَّحِيۡمِ	الرَّحۡمٰنِ	اللّٰهِ	بِسۡمِ
نہایت رحم والا ہے	جو بڑا مہربان	اللہ تعالیٰ کے	(شروع کرتا ہوں) نام سے

وَّ	حَسَنَةً	فِي الدُّنۡيَا	اٰتِنَا	رَبَّنَآ
اور	بھلائی	دنیا میں	ہمیں عطا فرما	اے ہمارے رب

عَذَابَ النَّارِ۝۲۰۱	قِنَا	وَّ	حَسَنَةً	فِي الۡاٰخِرَةِ
آگ کے عذاب سے	ہمیں بچا	اور	بھلائی	آخرت میں

ترجمہ

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ (البقرہ: ۲۰۱)

کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ حدیث شریف میں ہے کہ دعا عین عبادت ہے۔
☆ دعا عبادت کا مغز ہے۔
☆ دعا سے مشکلات حل ہوتی ہیں۔



دعا

الرَّحِيۡمِ	الرَّحۡمٰنِ	اللّٰہِ	بِسۡمِ
نہایت رحم والا ہے	جو بڑا مہربان	اللہ تعالیٰ کے	(شروع کرتا ہوں) نام سے

مِنۡ	وَ	الصَّلٰوۃِ	مُقِيۡمَ	اجۡعَلۡنِيۡ	رَبِّ
سے	اور	نماز کا	پابند	بنا دے مجھے	اے پروردگار!

دُعَآءِ ﴿۴۰﴾	تَقَبَّلۡ	وَ	رَبَّنَا	ذُرِّيَّتِيۡ	
دُعا میری	قبول فرما	اور	اے ہمارے پروردگار!	میری اولاد	

وَ	لِوَالِدَيَّ	وَ	اغۡفِرۡلِيۡ	رَبَّنَا	
اور	میرے ماں باپ کو	اور	بخش دے مجھے	اے ہمارے پروردگار!	

الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾	يَقُوۡمُ	يَوۡمَ	لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ
حساب (اعمال کا)	(جب) ہونے لگے	اس روز	مؤمنوں کو

ترجمہ

اے پروردگار! مجھے نماز کا پابند بنا دے اور میری اولاد کو بھی۔ اے ہمارے پروردگار! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کو بخش دے اس روز جبکہ (اعمال کا) حساب ہونے لگے۔ (ابراهيم :۴۰ - ۴۱)



حفظ	حفاظت کرنا، زبانی یاد کرنا
ناظرہ	قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنا
شر	برائی، نقصان
معبود	عبادت کے لائق، جس کی عبادت کی جائے
آل	خاندان، تابعدار
عبادت	نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا غلام بن کر بندگی کرنا
وسوسہ	دل کے اندر کے خیالات

مشق

1. درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

i- سورۃ الفاتحہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ii- سب سے افضل درود کا کیا نام ہے؟

iii- رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ کا ترجمہ تحریر کریں۔

iv- قرآن کریم کی آخری سورت مبارکہ کا نام بتائیں۔

v- سورہ الفاتحہ کا ترجمہ تحریر کریں۔

2. vi- تشہد سے کیا مراد ہے۔

3. درج ذیل جملوں میں سے درست اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

آیۃ الکرسی میں کل پانچ آیات ہیں۔

قرآن کریم کی سب سے آخری سورت کا نام سورۃ الفلق ہے۔

سورۃ الفاتحہ کے دیگر ناموں میں سے ایک نام سورۃ الشفا بھی ہے۔

درود ابراہیمی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ بھی ہے۔

نماز میں کھڑے ہونے کی حالت کو تشہد کہتے ہیں۔

سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

اس سبق میں شامل تمام سورتوں کی تجوید کے ساتھ تلاوت کریں اور اپنی جماعت میں مقابلہ حسن قرأت کا انعقاد کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

بچوں کو پوری نماز خصوصاً سورۃ الفاتحہ، آیۃ الکرسی اور معوذتین تجوید اور ترجمہ کے ساتھ یاد کروائیں اور عملی مشق بھی کرائیں۔

باب دوم

ایمانیات اور عبادات

حاصلات تعلم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

- اُن کے قلوب واذہان میں اسلام کے بنیادی عقائد راسخ ہو جائیں اور روزمرہ زندگی میں اُن پر ایمانیات کی اہمیت اور افادیت واضح ہو جائے۔
- سمجھ جائیں کہ آخرت ایک حقیقت ہے، قیامت قائم ہوگی جس میں اعمال کا حساب و کتاب ہوگا اور ہر انسان کے اعمال کے حوالے سے جزا و سزا کا تعین عدل و انصاف کی بنیاد پر ہوگا۔
- سنت نبوی اور اطاعت رسول کی اہمیت جان سکیں۔
- نماز جمعہ، عیدین اور روزے کا تعارف اور اہمیت جان سکیں۔
- ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے ہمدردی اور ایثار کے جذبات پیدا ہوں۔

باب دوم

ایمانیات اور عبادات

دنیا آخرت کی کھیتی ہے

اس دنیا میں ہر انسان کو ایک مقررہ وقت تک زندگی گزارنا ہوتی ہے۔ جو انسان پیدا ہوتا ہے اسے ایک نہ ایک دن مرنا ہوتا ہے اور اپنے خالق و مالک اور پروردگار کے حضور پیش ہونا ہوتا ہے۔ ہمارے سامنے ہمارے کئی رشتہ دار، دوست اور محلے دار اس دنیا سے جا چکے ہیں اور ہمیں بھی ایک دن یہ دنیا چھوڑنی ہے اور مرنے کے بعد ہمیں ایک نئی زندگی ملنی ہے۔

یہ عقیدہ رکھنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ کائنات کی ہر چیز ختم ہونے والی ہے۔ انسان، جانور، درخت، پہاڑ وغیرہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ ہم اپنی آنکھوں سے چلتے پھرتے انسانوں کو مر کر قبروں میں دفن ہوتے دیکھتے ہیں۔ اس طرح سب انسان مر کر دوبارہ زندہ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے۔ یہ آخرت کا دن ہوگا اور اس دن سب کے اعمال ناموں کا حساب ہوگا۔

مقبرہ بقیع الغرقد (مدینہ منورہ)

اخروی زندگی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں اپنی فرمانبرداری اور عبادت کے لیے بھیجا ہے۔ آخرت کے دن سب لوگوں کے اعمال کا حساب ہوگا۔ جن کے اعمال نیک ہوں گے ان کو جنت میں داخل کیا جائے گا اور جن کے اعمال برے ہوں گے ان لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ

''پھر جس نے ایک ذرہ کے برابر نیکی کی ہوگی وہ اس (کے نتیجے) کو دیکھ لے گا اور جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی بدی کی ہوگی وہ اس (کے نتیجے) کو دیکھ لے گا۔''

(الزلزال ۷۔۸)

نامۂ اعمال

انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں نیک اعمال کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں جن کو ''کراماً کاتبین'' کہتے ہیں کی ذمہ داری لگا رکھی ہے کہ وہ انسان کے اعمال لکھتے جائیں۔ ایک فرشتہ دائیں کندھے پر ہے جو نیک اعمال لکھتا ہے اور ایک فرشتہ بائیں کندھے پر ہے جو بُرے اعمال لکھتا ہے۔ قیامت کے دن یہ اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے۔



انسان کی اصل منزل

ایک مسلمان کی زندگی کی اصل منزل آخرت کی زندگی ہے۔ یہ دنیاوی زندگی ناپائیدار اور عارضی ہے۔

یہ دنیا ایک مسافر خانہ ہے جس طرح لوگ سفر کے دوران مسافر خانے میں کچھ دیر قیام کر کے اپنی منزل کی طرف چل پڑتے ہیں اسی طرح اس دنیا کو بھی مسافر خانے کی طرح سمجھنا چاہیے۔ مسلمان کی اصل منزل اس کی اخروی زندگی ہے۔ ہمارے ایمان میں یہ چیز شامل ہونی چاہیے کہ اس دنیا کی کوئی چیز بھی ہماری ملکیت نہیں بلکہ ہمیں ہر چیز کو یہاں چھوڑ کر آخرت کو چلے جانا ہے۔

دنیا آخرت کی کھیتی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ جس شخص نے اپنی دنیا کو عزیز رکھا اس نے گویا اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت کو عزیز رکھا اس نے فائدہ پایا۔ تو تم باقی رہنے والی چیز کو فنا ہونے والی چیز پر ترجیح دو۔

ایک عربی مقولہ ہے۔

اَلدُّنیا مَزرَعَۃُ الْآخِرَۃِ



دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

اس مقولے کا مطلب ہے کہ یہ دنیا ایک کھیت کی مانند ہے۔ جس طرح ایک کسان کھیت میں جس فصل کا بیج بوتا ہے تو وہی فصل اگتی ہے اور وہی فصل وہ کاٹتا ہے بالکل اسی طرح انسان اگر اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی فرمان برداری کرتا ہے اور دوسرے انسانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے تو آخرت میں اس کے لیے انعام اور جنت ہوگی لیکن اگر انسان اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی بجائے شیطان کے راستے پر چلتا ہے تو آخرت میں اس کے لیے ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اس دنیا کی زندگی کو غنیمت جانیں کیونکہ یہ زندگی ایک ہی بار ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں، نیک اعمال کریں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کریں، اپنے مسلمان بھائیوں سے نیک سلوک کریں اور دوسروں کے کام آئیں۔ اس سے ہماری اخروی زندگی کامیاب ہوگی اور ہمیں جنت نصیب ہوگی۔ (ان شاء اللہ)

کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ انسان دو چیزوں سے مرکب ہے (۱) بدن (۲) روح

☆ بدن ظاہری غذا سے پرورش پاتا ہے۔

☆ روح کی غذا کے لیے دین اور اعمال صالح کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ روح کی غذا کے بغیر انسان کامیاب زندگی نہیں گزار سکتا۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ اخروی زندگی سے کیا مراد ہے؟ ہمیں اپنی اخروی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

ii۔ نامۂ اعمال سے کیا مراد ہے؟

iii۔ انسان کی اصل منزل کون سی ہے اور اس منزل کے حصول کے لیے اسے کیا کرنا چاہیے؟

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ یومِ آخرت سے کیا مراد ہے؟

ii۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں کس مقصد کے لیے بھیجا ہے؟

iii۔ کن لوگوں کو جنت میں بھیجا جائے گا؟

iv۔ کن لوگوں کو دوزخ میں بھیجا جائے گا؟

v۔ نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتوں کے نام بتائیں؟

۳۔ درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ اس دنیا میں انسان کو کتنی مدت کے لیے زندگی گزارنا ہے؟

(ا) مختصر (ب) لمبی (ج) بہت لمبی (د) ہمیشہ

ii۔ دنیا کی مثال کس طرح سے ہے؟

(ا) مسافر خانہ (ب) گھر (ج) دفتر (د) تفریح گاہ

iii۔ ایک مسلمان کی اصل منزل کیا ہے؟

(ا) دنیا (ب) آخرت (ج) سیر و تفریح (د) عیش و عشرت

iv۔ اس دنیا میں انسان کی آمد کا مقصد ہے۔

(ا) کھانا پینا (ب) گھومنا پھرنا (ج) عبادت کرنا (د) سونا اور آرام کرنا

v۔ دنیا کیا ہے؟

(ا) باقی رہنے والی جگہ (ب) فنا ہونے والی جگہ (ج) فخر کرنے کی جگہ (د) دولت کمانے کی جگہ

vi۔ دنیا میں انسان کو زندگی کتنی بار ملتی ہے؟

(ا) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

۴۔ درج ذیل جملوں میں سے درست اور غلط جملوں کی شناخت کریں۔

i۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

ii۔ مرنے کے بعد کوئی زندگی نہیں ہے۔

iii۔ کائنات کی ہر چیز غیر فانی ہے۔

iv۔ ایک مسلمان کی اصل منزل اخروی زندگی ہے۔

v۔ شیطان کی راہ پر چلنے والوں کے لیے آخرت میں ذلت و رسوائی ہے۔

سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

آپ کے موجودہ سبق میں ایک قرآنی آیت اور ایک حدیث پاک دی گئی ہے جو کہ آخرت کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ آپ اپنے والدین اور بزرگوں سے اس سلسلہ میں مزید آیات اور احادیث حاصل کریں اساتذہ اور ہم جماعتوں سے اس بارے تبادلہ خیال کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

اخروی زندگی کی اہمیت واضح کرنے کے لیے اساتذہ کو چاہیے کہ وہ عملی زندگی سے مزید مثالیں دے کر اس تصور کو بچوں کے ذہن میں راسخ کریں تاکہ وہ عملی طور پر اچھے مسلمان بن سکیں۔

اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کو پیدا کیا ہے اور اپنے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے اپنے پیارے نبی اور رسول مبعوث کیے۔ سب سے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآنِ مجید نازل کی۔ اللہ تعالیٰ کے سب احکام قرآن مجید میں موجود ہیں۔ قرآن مجید کے احکام کی وضاحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی اور مسلمان کے لیے پسندیدہ زندگی گزارنے کا عملی نمونہ پیش کیا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو انسانوں کے لیے زندگی گزارنے کا بہترین عملی نمونہ قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔



لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:۲۱)

ترجمہ: بے شک تمہارے لیے اللہ کے رسول کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت دراصل اللہ تعالیٰ کی اطاعت:

سب مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ فرمایا یا جو کام بھی کیا وہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا۔ ارشادِ ربانی ہے:



وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝۳ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝۴ (النجم: ۳-۴)

ترجمہ: اور (آپ) خواہشِ نفس سے منہ سے بات نہیں نکالتے ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو بھیجا جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے سرچشمۂ ہدایت ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور اطاعت دراصل اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:



مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (النساء: ۸۰)

ترجمہ: جس نے رسولؐ کی اطاعت کی، بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

گویا اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ بننے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرماں برداری اور اطاعت لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں سے واضح طور پر اس بات کا تقاضا کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمہیں جس بات کا حکم دیں اسے پورا کرو اور جس بات سے روکیں اس سے باز رہو۔ بلکہ یہاں تک تاکید کردی گئی کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنی زندگی کے تمام معاملات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیے گئے فیصلوں کے مطابق عمل نہ کرے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی زندگی کے ہر معاملے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و پیروی کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر سنت پر عمل کرنا اپنے لیے نجات کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ لہٰذا وہ کھانے پینے، چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے، کاروبار، معاملات کرنے غرض زندگی کے سب معمولات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتے تھے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی کے منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دیا کہ بیٹھ جائیں۔ اسی وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں، دروازے کے قریب ہی پہنچے تھے کہ انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سن لیا اور وہیں دروازے میں بیٹھ گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اٹھ کر آگے آنے کا حکم دیا تب وہ اٹھ کر آگے آئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی پر وعید

جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور ادب و احترام کرنے سے دنیا و آخرت میں کامیابی ملتی ہے اسی طرح اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی یا بے ادبی ہو جائے تو اس سے دنیاوآخرت برباد ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے:

ترجمہ

جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ (بخاری ومسلم)

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت وفرماں برداری کے ساتھ ساتھ ان کے ادب واحترام کا بھی حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

''نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اتنی بلند آواز سے بات نہ کرو کہ تمہاری آواز ان کی آواز سے بڑھ جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگے نہ نکلو یعنی جس محفل میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں ان سے پہلے کوئی نہ بولے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارتے وقت ایسے نہ پکارو جیسے تم آپس میں پکارتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں اس کی خبر بھی نہ ہو۔''

(الحجرات: ۲)

اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مومنوں کے لیے اجر

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کے صلے میں بہت زیادہ اجر و انعام رکھا ہے۔ سورۃ النساء میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے دن) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے بڑا انعام فرمایا یعنی انبیاء اور صدیقین (سچے لوگ) اور شہدا اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی اچھی ہے۔ (النساء: ۶۹)

ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت و فرماں برداری کو اپنا شعار بنائے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت ایمان کی بنیاد اور آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مخالفت فتنہ اور عذاب الیم کا سبب ہے۔

مشق

ا۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ ایک مسلمان کی زندگی میں اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کیا اہمیت ہے؟

ii۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگی سے اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چند مثالیں پیش کریں۔

iii۔ ایک قرآنی آیت اور ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اہمیت واضح کریں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ انسانوں کی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے کن کو بھیجا ہے؟

ii۔ سب سے آخری رسول اور سب سے آخری آسمانی کتاب کونسی ہے؟

iii۔ قرآنِ پاک کے احکام کی وضاحت اور تشریح کس نے کی؟

iv۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت دراصل کس کی اطاعت ہے؟

v۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حکم سن کر حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا کیا؟

۳۔ درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کی، اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

(ا) قرآنی آیت ہے (ب) صحابی کا قول ہے (ج) تابعی کا قول ہے (د) بزرگ کا قول ہے

ii۔ انسانوں کی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے کن کو بھیجا؟

(ا) انبیاء (ب) فرشتے (ج) جنات (د) اولیاء

iii۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہمارے لیے کیا ہے؟

(ا) طاقت کا نمونہ (ب) قابل تعریف نمونہ

(ج) بہترین نمونہ (د) حیران کن نمونہ

iv۔ سب سے آخری نبی کا نام ہے۔

(ا) حضرت داوٗد علیہ السلام (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (د) حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم

v۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کون تھے؟

(ا) صحابی (ب) تابعی (ج) تبع تابعی (د) بزرگ

vi۔ سب سے آخری آسمانی کتاب کا نام ہے۔

(ا) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآن مجید

vii۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر فعل کس کی مرضی سے ہوتا تھا؟

(ا) اللہ کی (ب) اپنی (ج) صحابہ کی (د) اہلِ بیت کی

۴۔ مناسب الفاظ سے خالی جگہ پر کریں۔

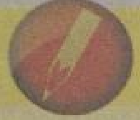
i۔ قرآنِ مجید کے احکام کی وضاحت ________ نے کی۔

ii۔ بے شک تمہارے لیے اللہ کے ________ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

iii۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت دراصل ________ کی اطاعت ہے۔

iv۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ایمان کی بنیاد اور آخرت میں ________ کا ذریعہ ہے۔

v۔ مومنوں کے لیے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی بہترین ________ ہے۔



سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

ایک طالب علم کی حیثیت سے اطاعت رسول کی عملی صورتیں کیا ہوسکتی ہیں۔ مثلاً: معلم سے دھیمی آواز میں بات کرنا۔ فہرست مرتب کریں۔

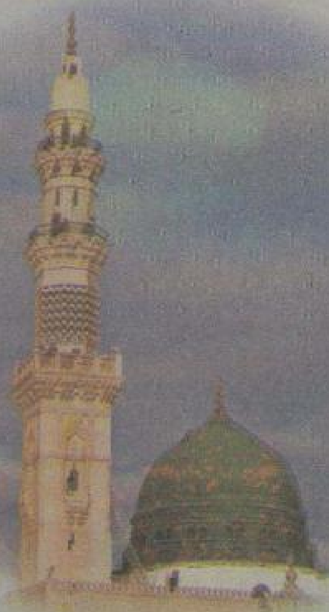


ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کرام طلبہ / طالبات کے ذہنوں میں اس بات کو راسخ کریں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت دراصل اللہ ہی کی اطاعت ہے اس لیے ہمیں زندگی کے ہر معاملے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی سے رہنمائی لینی چاہیے۔

سنتِ نبوی کی اہمیت

معنی و مفہوم



سنت کے معنی طریقہ یا راستہ کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی راہنمائی اور ہدایت کے لیے اپنے برگزیدہ بندوں کو نبی یا رسول بنا کر بھیجا۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے احکام جو کہ قرآن مجید کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہیں، کو سکھانے کے لیے جو بھی عمل کیے، باتیں بتائیں، یا کسی عمل یا بات پر خاموشی اختیار کی۔ ان کو سنتِ نبوی کہتے ہیں۔

سنتِ نبوی کی ضرورت

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنے احکامات کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے اپنی ہدایت قرآن مجید کی شکل میں اتاری۔ قرآن مجید کی تعلیمات ہم تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے پہنچیں جن کی ذات گرامی ہمارے لیے زندگی گزارنے کا بہترین نمونہ ہے۔ جب ہمیں زندگی کے کسی معاملے میں راہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم قرآنِ مجید سے رجوع کرتے ہیں۔ اگر قرآن مجید میں کسی معاملے کی وضاحت نہ ہو تو ہم سنتِ نبوی سے راہنمائی لیتے ہیں کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:



لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:۲۱)

ترجمہ: تمہارے لیے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔



قرآن مجید میں نماز ادا کرنے کا بار بار حکم دیا گیا ہے لیکن نماز پڑھنے کا طریقہ، نماز کے فرائض، رکعات کی تعداد وغیرہ کی تفصیل موجود نہیں۔ اس سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے ''تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو''۔ (بخاری) اس طرح آخری حج کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''لوگو! تم حج کا طریقہ مجھ سے سیکھ لو''(نسائی ۔طبرانی) ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں صرف ایک بار حج کیا۔زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے۔ قرآن مجید میں زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بار بار آیا ہے لیکن اس کے نصاب اور حقداروں کی وضاحت معلوم کرنے کے لیے ہمیں سنتِ نبوی کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس طرح روزہ کے تمام مسائل ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائے۔غرض تمام ارکانِ اسلام کی ادائیگی کے سلسلے میں ہمیں مکمل رہنمائی سنتِ نبوی ہی سے ملتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کائنات کے واحد انسان ہیں جن کی زندگی مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق گزری اور مسلمانوں کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو اللہ تعالیٰ نے کامل نمونہ قرار دیا ہے۔ انسانیت کی پوری تاریخ میں یہ مقام صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو حاصل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا ایک ایک لمحہ مسلمانوں کے پاس محفوظ ہے اور ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ مسلمان بہت خوش قسمت ہیں کیونکہ ان کے پاس کامیابی سے زندگی گزارنے کا نمونہ میسر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں ایمان وہ کامل ہے جس کی تشریح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی اور عبادات و معاملات بھی وہ معتبر ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کر کے دکھائے۔ غرض یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کا ایک ایک لمحہ امت کے لیے کامل نمونہ ہے جس پر عمل کر کے

ہم اپنی دنیا و آخرت سنوار سکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے:

ترجمہ

''لوگو! میں تمہارے لیے دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں اگر تم ان کو مضبوطی سے پکڑو تو تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت ہے۔'' (موطا امام مالک)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:



قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آلِ عمران: ۳۱)

ترجمہ

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا ہمارے لیے اس وجہ سے بھی بہت اہم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا اور نہ ہی کوئی شریعت آئے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ قیامت تک کے انسانوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ سنتِ نبوی کی پیروی سے ہمیں نہ صرف اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نصیب ہوگی بلکہ آخرت میں بھی ہماری سرخروئی ہوگی۔



کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ سنت اور حدیث دونوں ایک چیز ہیں حدیث کی تین قسمیں ہیں۔

☆ **حدیث قولی:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں

☆ **حدیث فعلی:** وہ کام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیے ہوں

☆ **حدیث تقریری:** وہ اعمال جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کیے گئے ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر خاموشی اختیار کی ہو۔

مشق

ا۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کیا مراد ہے؟

ii۔ قرآن حکیم کی موجودگی کے باوجود ہمیں سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ضرورت کیوں محسوس ہوتی ہے؟ وضاحت کریں۔

iii۔ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر عمل کرنے سے ہمیں کون کون سے دینی اور دنیاوی فائدے حاصل ہوتے ہیں؟

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ سنت کے لفظی معنی کیا ہیں؟

ii۔ انسانوں کی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی ہدایت کس شکل میں اتاری؟

iii۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات ہم تک کن لوگوں نے پہنچائے؟

iv۔ نماز اور روزہ کے بارے میں مکمل تفصیلات ہمیں کہاں سے ملتی ہیں؟

v۔ وہ کون سی دو چیزیں ہیں جن پر عمل کرنے سے ایک مسلمان گمراہی سے بچ سکتا ہے؟

۳۔ درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ سنت کے لفظی معنی ہیں۔

(ا) طریقہ (ب) خصلت (ج) قول (د) عہد

ii۔ ارکانِ اسلام کی تعداد کتنی ہے؟

(ا) چار (ب) پانچ (ج) چھ (د) سات

iii۔ نماز، روزہ، زکوۃ اور حج وغیرہ کے تفصیلی مسائل ہمیں کہاں سے معلوم ہوتے ہیں؟

(ا) قرآن پاک (ب) سنتِ نبوی (ج) صحابہ کرامؓ (د) اولیاء کرام

iv۔ زکوٰۃ کس قسم کی عبادت ہے؟

(ا) جسمانی (ب) ذہنی (ج) مالی (د) روحانی

v۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی زندگی میں کتنے حج کیے؟

(ا) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

۴۔ کالم "الف" کو کالم "ب" کی متعلقہ باتوں سے ملائیں۔

کالم الف	کالم ب
i۔ قرآنِ پاک	i۔ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی
ii۔ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم	ii۔ چند ارکانِ اسلام
iii۔ نماز، روزہ، حج	iii۔ فرشتوں کے سردار
iv۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	iv۔ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب
v۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام	v۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کیے گئے اعمال

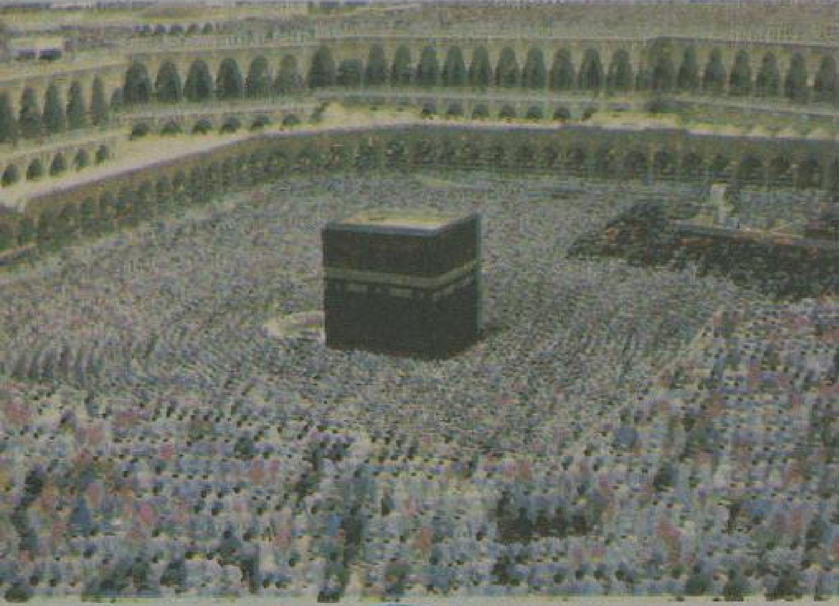
سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

طلبہ/طالبات سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روشنی میں نماز کا درست طریقہ سیکھیں اور کمرۂ جماعت میں اپنے ہم جماعتوں کے سامنے اس کا عملی مظاہرہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کرام عملی زندگی سے چند مثالیں لے کر طلبہ/طالبات پر سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اہمیت واضح کریں۔

نمازِ جمعہ وعیدین: تعارف اور معاشرتی اہمیت



نمازِ جمعہ

جس طرح مسلمانوں پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں اسی طرح جمعہ کے دن نمازِ جمعہ بھی فرض ہے۔ نمازِ جمعہ مسلمانوں پر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے فرض ہوئی۔ قرآن وحدیث میں نمازِ جمعہ کی بڑی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:



يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ
يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ (الجمعہ: ۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کی یاد کی طرف دوڑ پڑو اور خرید وفروخت ترک کر دو۔

نمازِ جمعہ کی اہمیت کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاؤں جمعہ کی نماز کے لیے جاتے ہوئے گرد آلود ہو گئے، اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مزید فرمایا کہ جمعہ کا دن سب دنوں سے افضل ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا مرتبہ تمام دنوں سے بڑھ کر ہے۔ جمعہ کے دن کو عید کا دن قرار دیا گیا ہے۔ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے کہ اس وقت جو دعا بھی مانگی جائے اسے اللہ تعالیٰ ضرور قبول کرتے ہیں۔



نمازِ جمعہ کے آداب

- نماز جمعہ اپنے علاقے کی جامع مسجد میں ادا کرنی چاہیے۔
- نمازِ جمعہ کے لیے غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا اور صاف ستھرا لباس پہننا ضروری ہے۔
- نمازِ جمعہ کا خطبہ بالکل خاموشی سے سننا چاہیے۔
- نمازِ جمعہ کے لیے مسجد میں جلدی پہنچنا چاہیے۔
- نمازِ جمعہ باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص جماعت سے رہ جائے تو وہ نمازِ ظہر ادا کرے گا۔
- مسجد میں جہاں جگہ دستیاب ہو وہیں بیٹھ جائیں لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہیں جانا چاہیے۔

عیدین

عیدین سے مراد دو عیدیں ہیں۔ عید کے معنی ہیں بار بار آنے والی۔ اصطلاح میں عید کا دن مذہبی طور پر خوشی منانے کا دن ہے۔ یعنی وہ تہوار جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے مقرر کیے ہیں۔ عیدیں دو ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔

عید الفطر

عید الفطر رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہونے کے بعد یکم شوال کو منائی جاتی ہے۔ عید الفطر رمضان المبارک کے مہینے کے 29 یا 30 روزے رکھنے کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کے لیے انعام ہے۔ روزے رکھنے سے انسان کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم ہونا ایک عظیم نعمت ہے جس کے شکرانے کے طور پر ہم عید الفطر مناتے ہیں۔

نمازِ عیدالفطر

عید کے دن نئے یا صاف ستھرے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا سنتِ نبوی ہے۔ عید الفطر کی نماز علاقے کے کھلے میدان یا عیدگاہ میں ادا کی جاتی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ نماز میں شامل ہوسکیں۔ عید کی نماز کا وقت سورج نکلنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ عید کی نماز کے لیے اذان نہیں دی جاتی۔ عید کی نماز کی دو رکعتیں ہوتی ہیں اور یہ واجب ہیں۔ نماز کے بعد امام صاحب خطبہ پڑھتے ہیں جسے نہایت خاموشی سے سننا چاہیے۔ خطبہ میں ملکی سلامتی اور مسلمانوں کی فلاح ونجات کے لیے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ عید کے دن لوگ ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور عید کی مبارکباد دی جاتی ہے۔ جس سے پورے سال کی رنجشیں اور گلے شکوے دور ہو جاتے ہیں اور آپس میں پیار و محبت بڑھتا ہے۔

شکرانے کا دن

عید کا دن اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کا دن ہے۔ ہمیں چاہیے کہ عید کے دن خصوصی طور پر عبادت کا اہتمام کریں۔ فضول خرچی اور نمود و نمائش سے گریز کریں۔ اپنے غریب بھائیوں اور ناداروں کی مالی مدد کریں تاکہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہوسکیں۔ اسی لیے مسلمانوں کو عید کی نماز سے پہلے "صدقہ فطر" ادا کرنے کا حکم ہے۔

عیدالاضحیٰ

مسلمانوں کا دوسرا بڑا خوشی کا دن عید الاضحیٰ ہے۔ عید الاضحیٰ اسلامی مہینے ذوالحج کی دس تاریخ کو منائی جاتی ہے۔ مسلمان تین دن تک اللہ تعالیٰ کے حضور جانوروں کی قربانی پیش کرتے ہیں۔ عید الاضحیٰ کے دن جانوروں کی قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سنت کی پیروی میں دی جاتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک جلیل القدر نبی تھے۔ ایک دن اُنھوں نے خواب میں دیکھا کہ آپؑ اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کی راہ میں قربان کر رہے ہیں۔ آپؑ نے یہ واقعہ اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو سنایا تو انھوں نے اللہ کی راہ میں قربان ہونے کے لیے رضامندی ظاہر کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اپنے بیٹے کو زمین پر لٹا دیا اور چھری سے ذبح کرنے ہی والے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک دنبہ بھیج دیا جس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ قربان کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ قیامت تک کے لیے مسلمانوں کو عید الاضحیٰ کے موقع پر جانور قربان کرنے کا حکم دے دیا۔

نمازِ عید الاضحیٰ

عید الاضحیٰ کی نماز بھی عید الفطر کی طرح عیدگاہ یا کھلے میدان میں ادا کی جاتی ہے۔ لوگ غسل کر کے صاف ستھرے لباس میں عید گاہ پہنچتے ہیں۔ عید کی نماز کے لیے اذان یا اقامت نہیں کہی جاتی۔ امام صاحب دو رکعت نماز واجب پڑھاتے ہیں۔ اس کے بعد خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ خطبہ میں اجتماعی دعا کی جاتی ہے۔ لوگ خوشی سے ایک دوسرے کے ساتھ ملتے ہیں اور عید کی مبارکباد دیتے ہیں۔ عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ کی طرف آتے اور جاتے ہوئے یہ تکبیریں پڑھی جاتی ہیں۔ ان کو تکبیرات تشریق کہتے ہیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔
(مصنف ابن ابی شیبہ)

جانوروں کی قربانی

اسلام نے عید الاضحیٰ پر قربانی کے لیے جو جانور حلال کیے ہیں ان میں دنبہ، بھیڑ، بکرا، گائے، بھینس اور اونٹ شامل ہیں۔ قربانی کا جانور صحت مند ہونا چاہیے۔ نمازِ عید کے بعد لوگ اپنے اپنے جانور ذبح کرتے ہیں۔ قربانی کے گوشت کے تین حصے کیے جاتے ہیں۔ ایک حصہ غریبوں کے لیے، دوسرا حصہ رشتہ داروں کے لیے اور تیسرا حصہ گھر والوں کے لیے رکھا جاتا ہے۔

نماز جمعہ وعیدین کی معاشرتی اہمیت

نماز جمعہ وعیدین کے موقع پر مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں۔ جس سے ایک دوسرے سے رنجشیں اور شکایتیں ختم ہو جاتی ہیں اور آپس میں محبت بڑھتی ہے۔ ایک دوسرے کی تکالیف ومشکلات کا پتہ چلتا ہے۔ مفاد عامہ کے مسائل کا حل نکالا جاتا ہے۔ مسلمان آپس میں یک جہتی، اخوت، بھائی چارہ اور باہمی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ ان نمازوں کے بعد امام صاحب خطبہ دیتے ہیں جس میں وہ ایثار وقربانی اور ملی اتحاد کا درس دیتے ہیں۔ اجتماعی دعاؤں میں ملک وقوم کی فلاح اور اخروی کامیابی کی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ اس موقع پر نادار مسلمانوں کی مالی امداد اور فلاح و بہبود کا جذبہ بھی پروان چڑھتا ہے۔ گویا نمازِ جمعہ وعیدین صرف عبادت ہی نہیں بلکہ فلاح امت کا بھی ایک ذریعہ ہے۔



کیا آپ جانتے ہیں؟

- ☆ جمعہ دنوں کا سردار ہے۔
- ☆ جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھنا دجال کے فتنے سے نجات دلاتا ہے۔
- ☆ اسلام میں دو عیدیں ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ نمازِ جمعہ کی کیا اہمیت ہے؟ نیز نمازِ جمعہ کے آداب بیان کریں۔

ii۔ عید الفطر کب اور کیوں منائی جاتی ہے؟

iii۔ عید الاضحیٰ منانے کا کیا مقصد ہے؟

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ نمازِ جمعہ کب فرض ہوئی؟

ii۔ نمازِ جمعہ کی اہمیت کے بارے کسی ایک قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

iii۔ نمازِ جمعہ کی اہمیت کے بارے کسی ایک حدیث کا ترجمہ تحریر کریں۔

iv۔ عیدین سے کیا مراد ہے؟

v۔ شکرانے کے دن سے کیا مراد ہے؟

۳۔ درج ذیل سوالات کا مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ مسلمانوں پر دن رات میں کتنی نمازیں فرض ہیں؟

(ا) تین (ب) چار (ج) پانچ (د) چھ

ii۔ نمازِ جمعہ کس نماز کی جگہ ادا کی جاتی ہے؟

(ا) فجر (ب) ظہر (ج) عصر (د) مغرب

iii۔ کس دن کو مسلمانوں کے لیے عید الاضحیٰ کا دن قرار دیا گیا؟

(ا) نو ذی الحج (ب) بارہ ربیع الاول (ج) یکم شوال (د) دس ذی الحج

iv۔ وہ کونسی نماز ہے جو جماعت کے بغیر ادا نہیں ہوتی؟

(ا) تہجد (ب) جمعہ (ج) اشراق (د) چاشت

v۔ عید الفطر کس اسلامی مہینے میں منائی جاتی ہے؟

(ا) ربیع الاول (ب) جمادی الاول (ج) رجب (د) شوال

vi۔ عید الاضحیٰ کس اسلامی مہینے میں منائی جاتی ہے؟

(ا) محرم (ب) ربیع الثانی (ج) شعبان (د) ذی الحج

vii۔ عیدین کی نمازیں ہیں۔

(ا) فرض (ب) واجب (ج) سنت (د) نفل

viii۔ عید الاضحیٰ کس پیغمبر کی قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے؟

(ا) حضرت اسحٰق علیہ السلام (ب) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

(ج) حضرت یعقوب علیہ السلام (د) حضرت یوسف علیہ السلام

۴۔ مناسب الفاظ سے خالی جگہیں پر کریں۔

i۔ نمازِ جمعہ __________ مسجد میں ادا کی جاتی ہے۔

ii۔ ہفتے کے سات دنوں میں سب سے افضل __________ کا دن ہے۔

iii۔ عیدین سے مراد __________ ہیں۔

iv۔ نمازِ عید الفطر کی __________ رکعتیں ہوتی ہیں۔

v۔ قربانی کے گوشت کے __________ حصے کیے جاتے ہیں۔



سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

طلبہ / طالبات گزشتہ عیدالاضحیٰ کا آنکھوں دیکھا حال بیان کریں۔



ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کرام اتحادِ بین المسلمین کے حوالے سے طلبہ / طالبات پر جمعہ اور عیدین کی اہمیت واضح کریں۔

روزے کا تعارف اور اہمیت

روزے کا تعارف

روزہ کے لیے قرآن مجید میں لفظ ''صیام'' آیا ہے جو ''صوم'' کی جمع ہے اور صوم کا مطلب ہے ''رک جانا'' یا خاموش رہنا۔ صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور دیگر نفسانی خواہشات سے رکے رہنے کا نام روزہ ہے۔

روزے کی فرضیت

نماز کے بعد اسلام نے جس عبادت پر زور دیا ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ ایک فرض عبادت ہے۔ روزہ اسلام کا پانچواں رکن ہے روزے صرف اس امت پر ہی فرض نہیں ہیں بلکہ پہلی امتیں بھی روزے رکھتی تھیں۔ تاہم گذشتہ امتوں کے روزوں کی تعداد اور دن مختلف تھے۔ قران مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔



يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾ (البقرہ: ۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

روزے کی اہمیت

روزہ بہت اہم بدنی عبادت ہے۔ ہر مذہب میں روزے کا تصور موجود ہے۔ روزہ انسانی بھائی چارے اور ہمدردی کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ رمضان کو ہمدردی کا مہینہ قرار دیا گیا ہے۔ روزہ رکھنے سے انسان کو بھوکوں اور پیاسوں کی تکالیف کا احساس ہوتا ہے اور ان کے لیے ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ روزہ جسمانی صحت کو درست رکھتا ہے اور بیماریوں سے بچاتا ہے۔ روزہ دار کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت اجر رکھا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا'' ایک اور جگہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ دار کی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں ایک دروازے کا نام ''ریان'' ہے جس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔



رمضان المبارک کی برکتیں

رمضان کا مہینہ سب مہینوں سے افضل اور برکت والا ہے۔ اس مہینے میں ثواب بڑھ جاتا ہے۔ ایک فرض ادا کرنے کا ثواب ستر فرض ادا کرنے کے برابر اور ایک نفل ادا کرنے کا ثواب ایک فرض ادا کرنے کے برابر ہو جاتا ہے۔ اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھ جاتا ہے اور اسی ماہ میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔ رمضان المبارک میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جیسا کہ قرآن مجید کی سورۃ القدر میں ارشادِ ربانی ہے:

ترجمہ

بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا۔ اور تمھیں کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر (رات) ہے۔ اس رات ملائکہ اور روح (الامین) اللہ تعالیٰ کے حکم سے اترتے ہیں۔ سلامتی ہے یہ رات طلوعِ فجر تک

روزہ دار کے لیے انعامات

روزہ دار کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پانچ انعامات مقرر کیے گئے ہیں۔

۱۔ روزہ داروں کے لیے جنت کو خاص طور پر سجایا جاتا ہے۔

۲۔ روزہ داروں کو گناہوں سے محفوظ رکھنے کے لیے سرکش شیاطین کو قید میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

۳۔ روزہ دار کے منہ سے آنے والی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۴۔ روزہ دار کو رمضان المبارک کی آخری رات معاف کر دیا جاتا ہے۔

۵۔ روزہ دار کے لیے دریا کی مچھلیاں دعا کرتی ہیں۔

روزے کے فائدے

- روزہ تقویٰ اور پرہیزگاری پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔
- روزہ برائیوں اور گناہوں کے خلاف ڈھال ہے۔
- روزہ رکھنے سے انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے شاہد ہونے کا ایمان پختہ ہو جاتا ہے۔
- روزہ رکھنے سے انسان اپنی بھوک، پیاس، زبان اور نفسانی خواہشات کو قابو میں رکھنے کی مشق کرتا ہے۔
- روزہ رکھنے سے انسانی صحت پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔
- حدیث شریف میں ہے کہ جس نے ایمان اور یقین کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔



کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ رمضان کے روزے دو ہجری میں فرض ہوئے۔

☆ حدیث شریف میں ہے انسان کے ہر عمل کا بدلہ فرشتوں کے ذریعے دیا جاتا ہے۔ سوائے روزے کے جس کا بدلہ خود اللہ تعالیٰ دے گا۔



ایمان	پکا یقین، عقیدہ	رجوع	واپس ہونا
اللہ کے حضور	اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا	نصاب	دولت، سرمایہ کی وہ مقدار جس پر زکوٰۃ فرض ہو
ٹھکانہ	رہنے کی جگہ	گھڑی	وقت، ساعت، لمحہ
عزیز	پیارا	جامع مسجد	جس میں پنج وقتہ کے علاوہ نماز جمعہ باجماعت ادا کی جاتی ہو
مانند	مثل، کی طرح	فلاح	کامیابی
اطاعت	تابعداری کرنا، بات ماننا	تصور	خیال، سوچ
مبعوث	بھیجا گیا	مشق	تربیت
صلہ	بدلہ		
رفاقت	دوستی		

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ روزہ کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت مع ترجمہ تحریر کریں۔

ii۔ جسمانی اور روحانی لحاظ سے روزہ کی کیا اہمیت ہے؟

iii۔ اللہ تعالیٰ نے روزہ دار کے لیے کیا انعامات رکھے ہیں؟

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ روزہ کے لیے قرآن مجید میں کون سا لفظ استعمال ہوا ہے؟

ii۔ روزہ کا اصطلاحی مفہوم کیا ہے؟

iii۔ قرآن مجید کی رو سے اہلِ ایمان پر روزے کیوں فرض کیے گئے؟

iv۔ جنت کے کتنے دروازے ہیں اور جس دروازے سے روزہ دار جنت میں داخل ہوں گے اس کا نام کیا ہے؟

v۔ قرآن مجید کس مہینہ کی کون سی رات کو نازل کیا گیا؟

۳۔ درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ نماز کے بعد اسلام نے کس عبادت پر زور دیا ہے؟

(ا) زکوۃ (ب) روزہ (ج) حج (د) جہاد

ii۔ روزہ کونسی عبادت ہے؟

(ا) فرض (ب) واجب (ج) سنت (د) نفل

iii۔ رمضان کو کونسا مہینہ قرار دیا گیا ہے؟

(ا) خوشی کا (ب) غم کا (ج) ہمدردی کا (د) مہمان نوازی کا

iv۔ ماہِ رمضان میں ایک فرض ادا کرنے کا ثواب کتنے فرضوں کے برابر ہوتا ہے؟

(ا) 50 (ب) 60 (ج) 70 (د) 80

v۔ شبِ قدر کتنے مہینوں سے افضل ہے؟

(ا) 10 (ب) 100 (ج) 1000 (د) 10000

vi۔ کس مہینے میں سرکش شیاطین کو قید میں جکڑ دیا جاتا ہے؟

(ا) محرم (ب) رمضان (ج) شوال (د) ذی الحج

vii۔ روزہ دار کے منہ سے آنے والی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کس خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے؟

(ا) گلاب (ب) صندل (ج) مشک (د) کافور

۴۔ درج ذیل جملوں میں سے درست اور غلط جملوں کی شناخت کریں۔

i۔ صوم کا مطلب ہے رک جانا یا خاموش رہنا۔

ii۔ روزہ اسلام کا چوتھا رکن ہے۔

iii۔ اسلام کے علاوہ روزوں کا تصور کسی اور مذہب میں نہیں ہے۔

iv۔ ''ریان'' جنت کے اس دروازے کا نام ہے جس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔

v۔ روزہ رکھنے سے انسانی صحت پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

i۔ طلبہ / طالبات روزے کی فرضیت، اہمیت اور فوائد کے متعلق پڑھیں اور اپنے ہم جماعتوں سے اس بارے تبادلہ خیال کریں۔

ii۔ طلبہ / طالبات روزہ رکھنے اور روزہ کھولنے کی نیت یاد کریں اور جماعت میں اپنے دوستوں کو سنائیں۔

iii۔ طلبہ / طالبات اپنے گھروں میں افطاری کا کیا اہتمام کرتے ہیں، اس بارے تبادلہ خیالات کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ، طلبہ / طالبات کو روزے کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کریں اور انہیں بتائیں کہ روزے کا مقصد دراصل ضبط نفس، غریب، نادار اور مفلس لوگوں کی مشکلات کا احساس کر کے ان کی مدد کرنا ہے تاکہ وہ بھی معاشرے میں باعزت زندگی گزار سکیں۔

باب سوم

سیرتِ طیبہ ﷺ

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور اسوۂ حسنہ سے آگاہ ہوں اور حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت و اہمیت جان سکیں اور معاشرے میں ان کی تعلیمات کے فروغ کا فریضہ انجام دے سکیں۔
- سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور احترام کو عین ایمان جانیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اتباع کو اپنے لیے باعثِ افتخار سمجھیں نیز اپنے قول و عمل سے اس کا اظہار کریں۔
- ہجرتِ مدینہ، مواخات و میثاق کے بارے میں جان سکیں۔
- غزوات کے بارے میں جان سکیں نیز یہ کہ ان کے دل و دماغ میں یہ بات راسخ ہو جائے کہ غلبہ دین صرف اور صرف ہجرت اور جہاد سے ہی ممکن ہے۔
- مسجدِ نبوی کی تعمیر کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکیں نیز یہ کہ معاشرے میں مسجد کی مرکزی حیثیت ان پر واضح ہو جائے۔

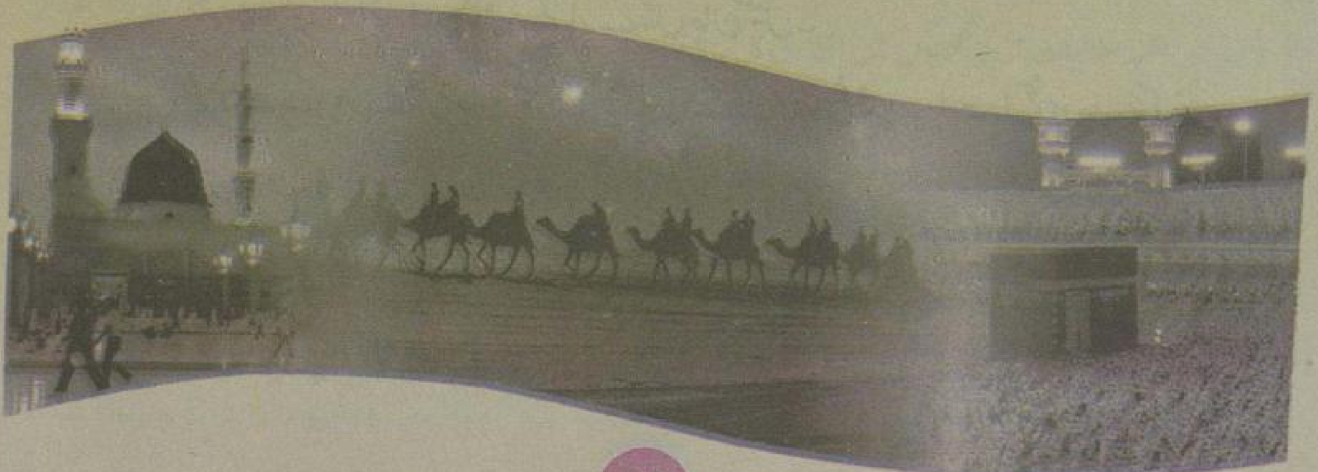
باب سوم

سیرتِ طیبہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ
ہجرتِ مدینہ سے غزوۂ احزاب تک

ہجرتِ مدینہ

نبوت کے اعلان کے بعد جو لوگ مسلمان ہو گئے ان پر قریشِ مکہ نے ظلم کے پہاڑ توڑ دیے۔ یہاں تک کہ انہوں نے نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی نصیحت فرمائی۔ تمام اصحاب اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مدینہ منورہ ہجرت کر کے پہنچے تو ان کے پاس مال و اسباب نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ انصار نے مہاجرین کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔ سب سے پہلے مدینہ میں ایک مسجد تعمیر کی گئی جس کا نام مسجدِ نبوی ہے ۔ اسی مسجد میں مہاجرین اور انصار کے درمیان پیار و محبت اور بھائی چارے کا رشتہ قائم ہوا۔



مواخات

مواخات کا معنی ہے بھائی چارہ۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد جو مسلمان اپنا گھر بار، مال اسباب اور رشتہ دار مکہ چھوڑ آئے تھے ان کو مہاجر کہا جاتا ہے۔ مدینہ میں موجود مسلمان جنہوں نے مہاجرین کی مدد کی ان کو انصار کا خطاب ملا کیونکہ انصار کے معنی ''مدد کرنے والے'' کے ہیں۔

مواخاتِ مدینہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر اکٹھا کیا اور انصار سے فرمایا کہ مہاجرین اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر کے آئے ہیں۔ ان کے ساتھ اپنے بھائیوں جیسا سلوک کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایک مہاجر کا ہاتھ پکڑ کر ایک ایک انصار کے ہاتھ میں تھما دیا اور فرمایا کہ یہ آج سے تیرا بھائی ہے۔ اس کو مواخات یعنی بھائی چارہ کہتے ہیں۔



انصارِ مدینہ اپنے اپنے مہاجر بھائی کو اپنے اپنے گھر لے گئے اور گھر کا آدھا سامان پیش کر دیا۔ انصارِ مدینہ نے مواخات کے بعد ایثار کی بھی بے مثال تاریخ رقم کر دی۔ انصار کے پاس کھجوروں کے باغات تھے انہوں نے ان باغات کو بھی اپنے بھائیوں میں تقسیم کرنے کی پیشکش کی لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف پیداوار میں مہاجرین کو حصہ دلایا۔

مواخاتِ مدینہ کے اثرات

انصارِ مدینہ کا زیادہ رجحان کاشت کاری کی طرف تھا کیونکہ مدینہ کے اردگرد کی زمینیں کافی زرخیز تھیں جبکہ مہاجرین مکہ میں تجارت کے پیشے سے وابستہ تھے۔ مواخات کے بعد جب مسلمان آپس میں گھل مل گئے تو زراعت اور تجارت دونوں پیشوں کو فروغ حاصل ہوا۔ اس طرح مدینہ میں قائم اسلامی معاشرے کو خوب ترقی اور خوشحالی نصیب ہوئی۔ انصارِ مدینہ کے ایثار سے مہاجرینِ مکہ کو امن وسکون میسر آیا۔ مہاجرین نے خوب دل لگا کر تبلیغِ دین اور تجارت میں ترقی کی۔ وہ باہر سے آنے والے نادار مسلمانوں کی مدد کرنے کے قابل ہو گئے۔ مہاجرین و انصار نے مل جل کر خوب اسلام کی تبلیغ کا کام کیا جس سے بہت سے لوگ اسلام قبول کرنے لگے۔

سبق

مواخاتِ مدینہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ جب بھی ہمارے مسلمان بھائیوں پر مشکل وقت آئے تو ہمیں دل کھول کر ان کی مدد کرنی چاہیے۔ اس سے ہم مسلمان دنیا میں قوت اور عزت حاصل کر سکتے ہیں اور آخرت میں بھی کامیابی ہمارا مقدر بنے گی۔ (ان شاء اللہ)

کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ سیرت: کسی شخص کی زندگی کے حالات، واقعات اور طرزِ زندگی کو کہتے ہیں۔
☆ وطن یا جگہ چھوڑنے کو ہجرت کہتے ہیں۔
☆ سیرت نبوی جاننے سے قرآن وحدیث میں مہارت پیدا ہوتی ہے۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ مواخاتِ مدینہ سے کیا مراد ہے؟

ii۔ مواخاتِ مدینہ کے مسلمانوں پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

iii۔ مواخاتِ مدینہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ مواخات کے لفظی معنی کیا ہیں؟

ii۔ مہاجر اور انصار کسے کہا جاتا ہے؟

iii۔ مدینہ منورہ میں سب سے پہلے تعمیر ہونے والی مسجد کا کیا نام ہے؟

iv۔ مہاجرینِ مکہ اور انصارِ مدینہ بالعموم کس کس پیشہ سے وابستہ تھے؟

v۔ مسلمانوں نے ہجرتِ مدینہ کیوں کی؟

۳۔ درج ذیل سوالات کا مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے کس طرف ہجرت کی؟

(ا) بغداد (ب) دمشق (ج) کوفہ (د) مدینہ

ii۔ مواخاتِ مدینہ کس صحابی کے گھر سرانجام پائی؟

(ا) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ب) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(د) حضرت عتبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

iii۔ مہاجرین کس پیشے سے وابستہ تھے؟

(ا) کھیتی باڑی (ب) تجارت (ج) صنعت (د) گلہ بانی

iv۔ انصارِ مدینہ نے اپنے مہاجر بھائی کو اپنے گھر کا کتنا سامان پیش کیا؟

(ا) ایک چوتھائی (ب) آدھا (ج) تین چوتھائی (د) پورا

v۔ انصار کے پاس کس پھل کے باغات تھے؟

(ا) کھجور (ب) انار (ج) زیتون (د) انجیر

vi۔ مسلمانوں کو کہاں جا کر امن نصیب ہوا؟

(ا) مکہ مکرمہ (ب) مدینہ منورہ (ج) شام (د) طائف

vii۔ ہجرت مدینہ کے وقت مہاجرین کی مالی حالت کیسی تھی؟

(ا) بہتر (ب) کمزور (ج) اوسط (د) بہترین

۴۔ درج ذیل جملوں میں سے درست اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

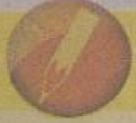
i۔ مواخات کے معنی ہیں "ہمدردی وغمگساری"

ii۔ انصار کے معنی ہیں "مددگار"

iii۔ مسلمان مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے۔

iv۔ مہاجرین وانصار نے مل جل کر خوب اسلام کی تبلیغ کی۔

v۔ انصارِ مدینہ زیادہ تر تجارت پیشہ تھے۔



سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

مواخاتِ مدینہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ طلبہ/طالبات اس بارے میں پانچ جملے اپنی کاپیوں پر لکھیں۔



ہدایات برائے اساتذہ

○ سنتِ رسول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے اساتذہ کرام اپنی جماعت میں سورۃ الانفال کی آیت نمبر ۷۴ کی روشنی میں بچوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنائیں۔

مسجدِ نبوی کی تعمیر

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو اہلِ مدینہ میں سے ہر مسلمان کی خواہش تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے گھر میں تشریف رکھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس جگہ میری اونٹنی بیٹھے گی میرا قیام وہیں ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اونٹنی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کے پاس بیٹھ گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہیں قیام فرمایا۔ جس جگہ اونٹنی بیٹھی تھی وہ جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مسجد کے لیے بہت پسند آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس جگہ مسجد بنانے کا فیصلہ کرلیا۔

اس سے پہلے جہاں بھی نماز کا وقت ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہیں نماز ادا فرمالیتے۔ مسلمانوں کو اکٹھا کر کے ایک مقام پر نماز پڑھنے کی ضرورت کے پیشِ نظر مسجد کے قیام کی ضرورت پڑی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی پسند کی ہوئی جگہ کے مالکوں کے بارے میں دریافت فرمایا تو پتہ چلا کہ وہ جگہ دو یتیم بچوں سہل اور سہیل کی ہے جن کی کفالت ایک صحابی حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دونوں بچوں سے مسجد کی تعمیر کی اجازت طلب کی اور زمین کی قیمت دریافت کی۔ یتیم بچوں نے مسجد کے لیے زمین کی قیمت لینے سے انکار کر دیا اور جواب دیا کہ اس کے بدلے میں وہ اللہ تعالیٰ سے ثواب اور اجر مانگتے ہیں۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زمین کی قیمت ادا کر کے مسجد کی تعمیر شروع کروائی۔

ابتدائی تعمیر

روایات کے مطابق مسجدِ نبوی کی تعمیر کا آغاز یکم ربیع الاول بمطابق 622 عیسوی میں ہوا۔ ابتداء میں ستر ہاتھ لمبی اور ساٹھ ہاتھ چوڑی جگہ کی صفائی کر کے قبلہ رخ کھجور کے درختوں کی دیوار بنائی گئی۔ مسجد کی دیواریں کچی اینٹوں اور گارے سے بنائی گئیں۔ کھجور کے درخت کے تنوں سے ستون بنا کر اوپر کھجور کے پتوں اور شاخوں کی چھت بنائی گئی۔ اس طرح مدینہ میں اسلام کی پہلی باقاعدہ مسجد تعمیر کی گئی۔ بعد میں بارش سے بچاؤ کے لیے مسجد کی چھت پر مٹی اور گارے سے لپائی کر دی گئی تاکہ پانی مسجد کے اندر نہ ٹپکے۔ مسجد کا فرش پتھر کی کنکریوں سے بنایا گیا تھا۔ اس تعمیر میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حصہ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھوں سے گارا اور اینٹیں اٹھاتے اور لگاتے تھے۔ اس ابتدائی مسجد میں نہ کوئی محراب تھا نہ منبر اور نہ اس کا کوئی مینار تھا۔ عالمِ اسلام کی یہ سادہ سی مسجد مہاجرین و انصار کی دوستی اور اسلام کی عظمت کا محور تھی۔ جوں جوں مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا توں توں مسجد کی توسیع کا کام بھی جاری رہا۔

علم و ادب اور ملی یک جہتی کا گہوارہ

مسجدِ نبوی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں مختلف مقاصد کے لیے استعمال ہوتی رہی ہے۔ جہاں مسجد نبوی ایک عبادت گاہ، ایک درس گاہ اور ایک تربیت گاہ تھی وہاں یہ جنگی تیاریوں اور غیر ملکی وفود سے ملاقات اور گفت و شنید کا مرکز بھی تھی۔ یہ مسجد آج بھی اقوامِ عالم کے لیے مسلمانوں کے درمیان، امن، اخوت، رواداری، اتحاد، یگانگت اور اسلامی بھائی چارے کی عظیم مثال ہے۔ اس جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی اسلامی فلاحی مملکت کی بنیاد رکھی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ مساجد کی تعمیر دو طرح کی ہوتی ہے ایک ظاہری تعمیر اس کی بھی بہت فضیلت ہے۔ یہ ایمان کی علامت ہے اور اس کے بدلے میں اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر کیا جاتا ہے۔

☆ دوسری معنوی تعمیر ہے یعنی مسجد کو عبادات اور اذکار سے آباد کرنا اس کی بہت اہمیت ہے۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ مسجدِ نبویؐ کے بارے آپ کیا جانتے ہیں؟ بیان کریں۔

ii۔ مسجدِ نبویؐ کی تعمیر پر ایک نوٹ لکھیں۔

iii۔ مسجدِ نبویؐ کن مقاصد کے لیے استعمال ہوتی تھی؟

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ مدینہ منورہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس کے گھر قیام کیا؟

ii۔ مسجدِ نبوی کی تعمیر سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں نماز ادا فرماتے تھے؟

iii۔ مسجدِ نبوی کی تعمیر کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی؟

iv۔ ابتداء میں مسجدِ نبوی کس قسم کی تعمیر کی گئی؟

v۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسجدِ نبوی میں توسیع کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

۳۔ درج ذیل سوالات کا مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ ہجرتِ مدینہ کے دوران رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس جانور پر سوار تھے؟

(ا) گھوڑا (ب) اونٹنی (ج) گدھا (د) خچر

ii۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس صحابیؓ کے گھر قیام کیا؟

(ا) حضرت ابوایوب انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ب) حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(د) حضرت عتبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

iii۔ مسجدِ نبوی کی تعمیر کا آغاز کس سنِ عیسوی میں ہوا؟

(ا) 571 (ب) 600 (ج) 622 (د) 650

iv۔ ابتدا میں مسجدِ نبوی کی دیواریں کس چیز سے بنائی گئیں؟

(ا) کچی اینٹوں سے (ب) پکی اینٹوں سے (ج) پتھر سے (د) لکڑی سے

v۔ ابتداء میں مسجد نبویؐ کی لمبائی کتنی تھی؟

(ا) 50 ہاتھ (ب) 60 ہاتھ (ج) 70 ہاتھ (د) 80 ہاتھ

vi۔ شروع میں مسجد نبویؐ کے کتنے مینار تھے؟

(ا) ایک (ب) دو (ج) تین (د) کوئی نہیں

vii۔ ابتدا میں مسجدِ نبوی کی چھت کس چیز سے بنائی گئی؟

(ا) اینٹوں سے (ب) کھجور کی شاخوں اور پتوں سے

(ج) لکڑی کے شہتیروں سے (د) سریا سے

۴۔ درج ذیل فقرات میں خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کریں۔

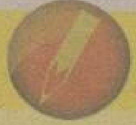
i۔ جس جگہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اونٹنی بیٹھی تھی وہ جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ________ کے لیے بہت پسند آئی۔

ii۔ جس جگہ مسجدِ نبوی تعمیر کی گئی وہ جگہ دو یتیم بچوں ________ اور ________ کی ملکیت تھی۔

iii۔ جو صحابیؓ یتیم بچوں کی کفالت کرتے تھے ان کا نام ________ تھا۔

iv۔ مسجدِ نبوی کی تعمیر کا آغاز یکم ربیع الاول بمطابق ________ عیسوی میں ہوا۔

v۔ ابتدائی مسجدِ نبوی کے ستون ________ کے تنوں سے بنائے گئے۔



سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

- طلبہ و طالبات چند مشہور مساجد کی تصاویر اپنی کاپی پر چسپاں کریں۔
- طلبہ / طالبات مسجدِ نبوی کا ایک ماڈل بنائیں اور اپنے کمرہ جماعت میں رکھیں۔

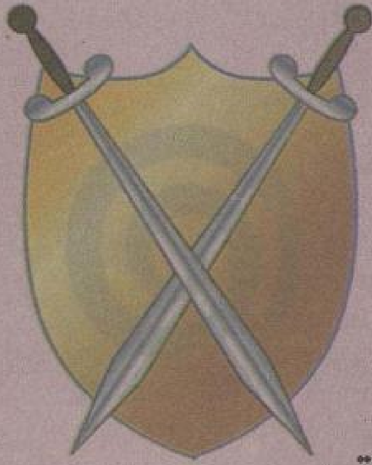


ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کرام طلبہ / طالبات پر مسجد کی اہمیت اور اس کا احترام واضح کریں نیز مسجدِ نبوی کی تعمیر و توسیع سے متعلق مزید معلومات بہم پہنچائیں۔

میثاقِ مدینہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو اس وقت مدینہ میں کئی قبائل آباد تھے، جن میں یہودی قبائل اور اوس وخزرج کے قبیلے نمایاں تھے۔ اوس اور خزرج بت پرست تھے۔



یہ لوگ جہالت کے اندھیروں میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ذرا ذرا سی بات پر تلواریں نکال لیتے تھے اور خون ریزی کئی پشتوں تک جاری رہتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں مہاجرین وانصار کے درمیان رشتۂ مواخات قائم کر دیا۔ وہاں مدینہ کے قبائل کی باہمی سلامتی اور امن کے بارے میں بھی سوچا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خواہش تھی کہ مدینہ میں رہنے والے مسلم و یہودی سب امن و سلامتی اور خوشحالی والے معاشرے کا حصہ بن جائیں۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری انسانیت کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبلغ اعظم ہونے کے ساتھ ساتھ عظیم سپہ سالار اور ذہین راہنما بھی تھے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں رہنے والے سب قبائل کو ساتھ لے کر چلنے کا فیصلہ کیا۔ اس مقصد کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبائل کے درمیان عدل و انصاف پر مبنی ایک ایسا معاہدہ کیا جس کا فائدہ معاہدے میں شامل تمام گروہوں کو ہوا۔ یہ بے نظیر معاہدہ رواداری، امن و سلامتی اور آزادی کی تاریخی مثال ہے جس کی وجہ سے ایک ایسا معاشرہ وجود میں آیا جہاں ہر فرقے کو مکمل مذہبی آزادی اور انصاف حاصل تھا۔

معاہدے کے چند اہم نکات

- مسلمان اور یہودیوں کو مکمل مذہبی آزادی ہوگی۔
- تمام فریق جو معاہدے میں شامل ہیں کے حقوق و فرائض برابر ہوں گے۔
- مدینہ پر باہر سے آنے والے حملہ آور کا یہودی اور مسلمان مل کر مقابلہ کریں گے۔
- غیر مسلموں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔
- کسی ظالم اور گناہ گار کی حمایت نہیں کی جائے گی۔
- جھگڑوں اور اختلافات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ثالث تسلیم کیا جائے گا۔

ساری دنیا کے قانون دانوں اور مؤرخوں نے میثاقِ مدینہ کو دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک نبی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم سیاسی مدبر اور راہنما بھی تسلیم کیا ہے۔

میثاقِ مدینہ کی اہمیت

میثاقِ مدینہ اسلامی ریاست کے قیام کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس فلاحی ریاست کے لیڈر کے طور پر ان کے حلیفوں کے ساتھ ساتھ مخالفین نے بھی تسلیم کیا۔ اس معاہدے کی رو سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فیصلہ کن اختیارات حاصل ہوگئے۔ اس معاہدے میں قانونی اور سیاسی نکات کے علاوہ اسلامی اقدار کو بھی شامل کیا گیا جن کی وجہ سے معاشرے سے ظلم، جہالت، ناانصافی اور عدم مساوات جیسی برائیوں کا خاتمہ ہوگیا اور مسلمانوں کو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا بھرپور موقع میسر آیا۔



کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ میثاق مدینہ ہجرت کے پانچ ماہ بعد ہوا۔

☆ میثاق مدینہ مسلمانوں، یہودیوں اور دوسرے غیر مسلموں کے درمیان ہوا۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ میثاقِ مدینہ کب اور کیوں ہوا؟

ii۔ میثاقِ مدینہ کے چند اہم نکات بیان کریں۔

iii۔ میثاقِ مدینہ کی اہمیت واضح کریں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ قبل از اسلام مدینہ کے قبائل کی حالت کیسی تھی؟

ii۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میثاقِ مدینہ کی ضرورت کیوں محسوس کی؟

iii۔ مدینہ منورہ میں مشرکین کے کون سے دو بڑے قبیلے آباد تھے؟

iv۔ میثاقِ مدینہ کے کوئی سے دو فائدے تحریر کریں۔

۳۔ درج ذیل سوالات کا مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ قبائل اوس و خزرج کا مذہب کیا تھا؟

(ا) یہودیت (ب) عیسائیت (ج) مجوسیت (د) بت پرستی

ii۔ میثاقِ مدینہ کن لوگوں سے ہوا؟

(ا) یہودی اور مسلمان (ب) عیسائی اور مسلمان (ج) یہودی اور عیسائی (د) یہودی اور کفارِ مکہ

iii۔ اسلام کی آمد سے قبل مدینہ کے قبائل کیسے تھے؟

(ا) امن پسند (ب) صلح جو (ج) جھگڑالو (د) انصاف پسند

iv۔ میثاقِ مدینہ کا سب سے زیادہ فائدہ کن کو ہوا؟

(ا) مسلمانوں کو (ب) یہودیوں کو (ج) عیسائیوں کو (د) کفارِ مکہ کو

v۔ میثاقِ مدینہ کب ہوا؟

(ا) ہجرت سے پہلے (ب) ہجرت کے بعد (ج) فتح مکہ سے پہلے (د) فتح مکہ کے بعد

vi۔ میثاقِ مدینہ میں مسلمانوں کے علاوہ دوسرا کون سا اہم گروہ شامل تھا؟

(ا) یہودی (ب) عیسائی (ج) کفارِ مکہ (د) مجوسی

۴۔ درج ذیل جملوں میں سے درست اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

i۔ ہجرت سے قبل مدینہ کے قبائل جہالت میں ڈوبے ہوئے تھے۔

ii۔ میثاقِ مدینہ مسلمانوں اور قریش مکہ کے درمیان طے پایا۔

iii۔ میثاقِ مدینہ کے مطابق غیر مسلموں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

iv۔ میثاقِ مدینہ کے مطابق تمام جھگڑوں میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ثالث مقرر کیا گیا۔

v۔ میثاقِ مدینہ کے نتیجے میں مسلمانوں کو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا موقع ملا۔

سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

- میثاق مدینہ کے چند اہم نکات کو اپنی کاپی پر خوشخط تحریر کریں۔
- میثاقِ مدینہ کے چند اہم نکات پر کمرۂ جماعت میں بحث کریں اور دیکھیں کہ مسلمانوں کو ان کا کیا فائدہ ہوا؟

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کرام میثاقِ مدینہ کی روشنی میں طلبہ/طالبات پر واضح کریں کہ مسلمان ایک امن پسند قوم ہیں اور وہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ بھی پُرامن رہ سکتے ہیں۔

غزوۂ بدر

میدان بدر

غزوۂ بدر ہجرت کے دوسرے سال سترہ رمضان المبارک کو پیش آیا۔ کفار مکہ اور مسلمانوں کے مابین یہ پہلی باقاعدہ جنگ تھی۔ اس لڑائی کو غزوہ اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود شرکت کی۔ ایسی لڑائی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود شرکت نہ کی ہو بلکہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سپہ سالار بنا کر بھیجا ہو اسے "سریہ" کہتے ہیں۔ بدر ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے تقریباً ایک سو تیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ بدر کے مقام پر پانی کا ایک کنواں تھا جہاں تجارتی قافلے آتے جاتے، رکتے اور پانی پیتے تھے۔ یہ لڑائی اس مقام پر ہوئی تھی اس لیے اسے "غزوۂ بدر" کہتے ہیں۔

غزوہ بدر کا اہم سبب

کفارِ مکہ کے ایک سردار ابوسفیان کی نگرانی میں ایک تجارتی قافلہ ملک شام سے واپس مکہ آرہا تھا۔ اس تجارتی قافلے میں کفار مکہ کے ہر گھر کا سامان تھا۔ جب مسلمانوں کو اس قافلے کی اطلاع ملی تو قافلے کو مرعوب کرنے کے لیے مسلمان قافلے کی طرف چلنے لگے۔ جب ابوسفیان کو اطلاع ملی تو اس نے سمجھا کہ شاید مسلمان تجارتی قافلے کو لوٹنا چاہتے ہیں۔ ابوسفیان نے قریشِ مکہ کو مدد کے لیے پکارا۔ قریشِ مکہ نے فوراً ایک ہزار جنگ جوؤں کا لشکر تیار کیا اور ابوجہل کی قیادت میں بدر کی طرف روانہ ہو گئے۔

جنگی سامان



مسلمان تو صرف کفار کو مرعوب کرنے کے لیے مدینہ سے نکلے تھے۔ ان کا ارادہ جنگ کرنے کا نہ تھا۔ اس لیے ان کے پاس بہت کم جنگی ساز و سامان تھا۔ مسلمانوں کی کل تعداد تین سو تیرہ تھی جن کے پاس دو گھوڑے، ستر اونٹ، آٹھ تلواریں اور چھ زرہیں تھیں۔ اس کے برعکس کفار کے پاس ایک ہزار جنگجو تھے جو اعلیٰ سواریوں اور جنگی سامان سے لیس تھے۔

غزوۂ بدر کے واقعات

بدر کے میدان میں جہاں مسلمانوں نے پڑاؤ ڈالا تھا وہ ایک ریگستانی علاقہ تھا اور اس جگہ پانی موجود نہ تھا۔ جس طرف مشرکین کا لشکر تھا۔ وہاں پانی بھی تھا اور انہوں نے اپنی ضرورت کے لیے کنویں بھی کھود رکھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت ایسی بارش برسائی کہ پوری وادی جل تھل ہوگئی۔ جس ریت میں مسلمانوں کے پاؤں دھنستے تھے وہ جم گئی جبکہ کفار مکہ والی جگہ زیادہ پانی کی وجہ سے کیچڑ بن گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کی کم تعداد کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی کہ اے پروردگار! یہ بے سروسامان مجاہد یہاں تیرا نام بلند کرنے آئے ہیں۔ اگر یہ مٹھی بھر مسلمان ختم ہو گئے تو پھر دنیا میں کوئی تیرا نام لیوا نہ ہوگا۔ اے اللہ ہمیں ہمت دے اور فتح نصیب فرما اور ہماری مدد فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کی صف بندی فرمائی۔ سب سے پہلے کفار کی طرف سے عتبہ، شیبہ اور اس کا لڑکا ولید میدان میں آئے اور انہوں نے مسلمانوں کو مقابلے کے لیے للکارا۔ مسلمانوں کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقابلے کے لیے آئے اور تینوں کافروں کو واصلِ جہنم کر دیا۔ اس کے بعد عام لڑائی شروع ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لیے فرشتے بھیج دیے۔ کافروں کے بڑے بڑے سردار مارے گئے اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ ستر کافر مارے گئے اور اتنے ہی قیدی بنا لیے گئے۔ مسلمانوں کا بہت کم نقصان ہوا۔ صرف چودہ مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش کیا۔

ننھے مجاہدوں کی جاں نثاری

اس غزوہ میں دو نو عمر مجاہد حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شریک تھے۔ انہوں نے سن رکھا تھا کہ ابو جہل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ ان دونوں ننھے مجاہدوں نے ابو جہل کے بارے میں پوچھا اور اس کو قتل کرنے کے لیے دوڑے۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو جہل پر وار کیا تو ابو جہل کے بیٹے عکرمہ نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے پر تلوار مار کر ان کا بازو کاٹ دیا۔ بازو چمڑے سے لٹکا ہوا تھا تو حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پاؤں کی مدد سے لٹکا ہوا بازو الگ کر کے ابو جہل کا مقابلہ کیا اور اسے ہلاک کر دیا۔

غزوۂ بدر کے نتائج

غزوۂ بدر کے نتائج مسلمانوں کے حق میں بہت اچھے نکلے۔ چند ایک نتائج درج ذیل ہیں۔

ا۔ مسلمان اگرچہ تعداد میں کم تھے لیکن ان کا خوف کفار کے دلوں میں بیٹھ گیا۔

۲۔ غزوۂ بدر کے بعد لوگ جوق در جوق اسلام قبول کرنے لگے۔
۳۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد کا بھرپور یقین ہو گیا۔
۴۔ مسلمانوں نے جنگی قیدیوں سے اچھا سلوک کیا جس سے لوگ اسلام کی طرف مائل ہونے لگے۔
۵۔ کفار میدانِ جنگ میں بہت سا سامان چھوڑ کر بھاگے تھے اور وہ سامان مسلمانوں کے پاس مالِ غنیمت کے طور پر جمع ہو گیا جس سے مسلمانوں کی طاقت میں اضافہ ہو گیا۔



عبرت

جب ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ہماری مدد کرتا ہے اور ہمیں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

فضائے بدر پیدا کر، فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی



کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ غزوہ بدر میں جن صحابہ کرام نے شرکت کی ان سب کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت کردی۔
☆ بدر مدینہ منورہ کے جنوب مغرب میں تقریباً 130 کلومیٹر پر واقع ہے۔
☆ بدر کو ہر طرف سے بلند و بالا پہاڑوں نے گھیر رکھا ہے، اس میں کئی کنویں اور باغات تھے۔ جہاں قافلے عموماً پڑاؤ ڈالتے تھے۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ غزوۂ بدر کا اہم سبب بیان کریں۔

ii۔ غزوۂ بدر کے واقعات تحریر کریں۔

iii۔ غزوۂ بدر کے نتائج بیان کریں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ غزوۂ بدر کب پیش آیا؟

ii۔ غزوہ اور سریہ میں کیا فرق ہوتا ہے؟

iii۔ غزوۂ بدر میں مسلمانوں اور کافروں کی تعداد کیا تھی؟

iv۔ غزوۂ بدر کے موقع پر مسلمانوں کے پاس کتنا جنگی سامان موجود تھا؟

v۔ غزوۂ بدر کے موقع پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا فرمائی؟

۳۔ درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ غزوۂ بدر کس اسلامی مہینے میں پیش آیا۔

(ا) صفر (ب) رجب (ج) رمضان (د) ذیقعد

ii۔ بدر کا مقام مدینہ منورہ سے تقریباً کتنے کلومیٹر دور ہے؟

(ا) 95 (ب) 105 (ج) 130 (د) 165

iii۔ ابوجہل کو کس نے قتل کیا۔

(ا) حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ب) حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(د) حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

iv۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کے پاس کتنی تلواریں تھیں؟

(ا) سات (ب) آٹھ (ج) نو (د) دس

v۔ غزوۂ بدر میں مشرکین مکہ کی قیادت کون کر رہا تھا؟

(ا) ابوسفیان (ب) ابولہب (ج) ابوجہل (د) عتبہ

vi۔ غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی کل تعداد کتنی تھی؟

(ا) 113 (ب) 213 (ج) 313 (د) 413

vii۔ غزوۂ بدر میں کتنے کافر مارے گئے؟

(ا) 50 (ب) 60 (ج) 70 (د) 80

viii۔ غزوۂ بدر میں کتنے مسلمان شہید ہوئے؟

(ا) 10 (ب) 12 (ج) 14 (د) 16

۴۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

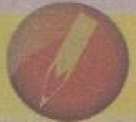
i۔ بدر کے مقام پر پانی کا ایک ________ تھا۔

ii۔ ملک شام سے تجارتی قافلہ ________ کی نگرانی میں آ رہا تھا۔

iii۔ غزوۂ بدر میں مسلمانوں والی طرف کا علاقہ ________ تھا۔

iv۔ غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لیے ________ بھیجے۔

v۔ ابوجہل کو قتل کرنے والے ننھے مجاہدوں کے نام ________ اور ________ تھا۔



سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

- غزوۂ بدر کے میدان جنگ کا فرضی نقشہ بنائیں۔
- غزوۂ بدر میں حصہ لینے والے دو ننھے مجاہدوں کی بہادری کا واقعہ بیان کریں۔



ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کرام طلبہ/طالبات پر غزوۂ بدر کی اہمیت واضح کریں اور انہیں بتائیں کہ کس طرح مسلمانوں نے بے سروسامانی کے عالم میں اپنے سے برتر دشمن کو شکست دی۔ نیز طلبہ/طالبات کو سبق میں شامل شعر کی تشریح سمجھائیں۔

جبل اُحد

غزوۂ اُحد

پس منظر

غزوۂ بدر میں مشرکین کو بہت جانی اور مالی نقصان پہنچا تھا اور ان کے نامی گرامی سردار بھی مارے گئے تھے۔ ان کے دلوں میں مسلمانوں سے بدلہ لینے کی آگ بھڑک رہی تھی اس لیے انہوں نے مسلمانوں کے خلاف جنگ کی تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ ابوسفیان جو قریش کا سب سے بڑا سردار تھا، نے کئی دوسرے قبیلوں کو ساتھ ملا کر مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لئے تین ہزار کا لشکر تیار کر لیا۔

کفار کی تیاری

بدر کی لڑائی کے بعد کفار ایک سال تک مسلمانوں سے بدلہ لینے کے لیے تیاری کرتے رہے۔ انہوں نے تین ہزار جنگ جوؤں کا لشکر تیار کر لیا جن کے پاس ایک ہزار اونٹ، دو سو گھوڑے اور سات سو زرہ پوش سپاہی تھے۔ کفار کا لشکر ابوسفیان کی قیادت میں مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔

مسلمانوں کی تیاری

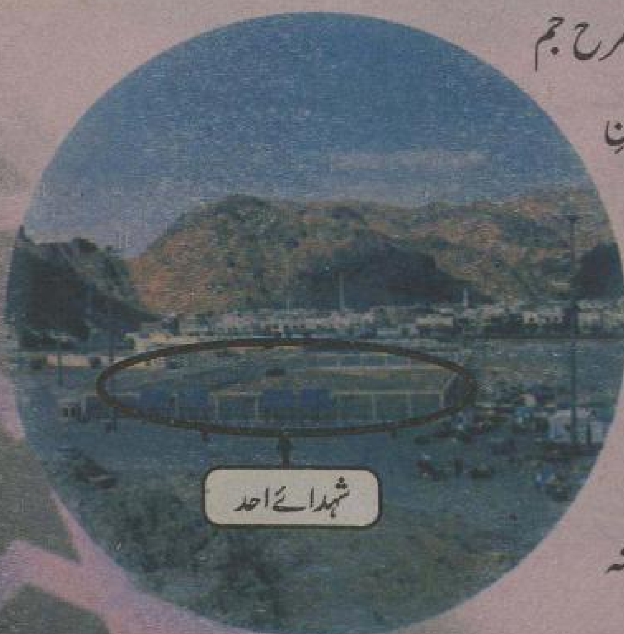
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ مکہ میں تھے۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ کفار مدینہ پر حملہ کی تیاری کر چکے ہیں تو انہوں نے فوراً مدینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خبر پہنچائی کہ

کفار مدینہ پر حملہ کرنے آ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کو جمع کر کے مقابلے کے لیے رائے لی۔ بعض نے مدینہ میں رہ کر مقابلہ کرنے کی تجویز پیش کی اور بعض نے مدینہ سے باہر جا کر مقابلہ کرنے کی رائے دی۔ آخر کار مدینہ سے باہر جا کر مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھ شوال تین ہجری کو ایک ہزار کے لشکر کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے۔ عبد اللہ بن ابی (رئیس المنافقین) راستے میں تین سو سواروں کو لے کر الگ ہو گیا۔ اب مسلمانوں کی تعداد صرف سات سو رہ گئی۔

لڑائی کے واقعات

سات شوال ہفتے کے دن غزوۂ احد کا واقعہ پیش آیا۔ جنگ سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد کے پہاڑ پر ایک درے میں پچاس تیر اندازوں کو مقرر فرمایا اور حکم دیا کہ ہمیں فتح ہو یا شکست، آپ نے اس درے کو نہیں چھوڑنا ہے کیونکہ دشمن چھپ کر پیچھے سے حملہ کر سکتے ہیں۔

لڑائی شروع ہوئی تو کافروں کے بڑے بڑے جنگجو مارے گئے۔ ابتدا میں کفار کے بارہ سردار واصلِ جہنم ہوئے۔ جب عام لڑائی ہوئی تو مسلمانوں کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کفار کا اس طرح جم کر مقابلہ کیا کہ وہ حواس باختہ ہو گئے اور انہوں نے میدانِ جنگ سے بھاگنا شروع کر دیا۔ جب میدانِ جنگ خالی ہو گیا تو مسلمان مالِ غنیمت جمع کرنے لگے۔ جب گھاٹی پر مقرر پچاس تیر اندازوں نے دیکھا کہ مسلمان مالِ غنیمت جمع کرنے میں مشغول ہیں تو انہوں نے بھی اپنی جگہ چھوڑنی چاہی۔ حضرت عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ



کے منع کرنے کے باوجود تیر اندازوں نے اپنی جگہ چھوڑ کر مالِ غنیمت جمع کرنا شروع کر دیا۔

جب کفار نے دیکھا کہ گھاٹی تیر اندازوں سے خالی ہو گئی ہے تو خالد بن ولید جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے نے کفار کو ساتھ لے کر گھاٹی کی طرف سے حملہ آور ہو کر مسلمانوں کو گھیرے میں لے لیا اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شہید کر دیا۔ کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی حملہ کیا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دو دانت مبارک شہید ہو گئے لیکن حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے ڈھال بن کر کھڑے رہے۔

اسی دوران حضرتِ مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہم شکل تھے کفار نے شہید کر دیا اور اعلان کرنے لگے کہ نعوذ باللہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شہید کر دیا ہے۔ یہ خبر سن کر مسلمان پریشان ہو گئے۔ ایسے وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام کو جمع فرمایا اور آواز دی کہ تمہارا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) یہاں ہے۔ مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اردگرد جمع ہو گئے جس پر کفارِ مکہ میدانِ جنگ سے بھاگ گئے۔

غزوۂ احد کے نتائج

غزوۂ احد کے نتائج بظاہر مسلمانوں کے موافق نہ تھے کیونکہ اس جنگ میں ستر کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہید ہوئے جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیارے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ اس کے باوجود کفارِ مکہ پر یہ بات واضح ہو گئی کہ مسلمان اگرچہ تعداد میں کم اور بے سروسامان ہیں۔ لیکن وہ کفار کے مقابلے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اسی غزوہ میں مسلمانوں پر یہ بات بھی عیاں ہوئی کہ انہیں ہر حال میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کرنی چاہیے اور اپنی عقل اور سوچ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم پر ترجیح نہیں دینی چاہیے کیونکہ اگر تیر اندازوں کا دستہ گھاٹی کو نہیں

چھوڑتا تو مسلمانوں کا نقصان نہ ہوتا۔ مسلمانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کی اس لیے انہیں مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔

اسی موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی حبشی غلام بھی تمہارا امیر بنا دیا جائے اور وہ تمہیں اللہ کی کتاب کے مطابق لے کر چلے تو اس کی اطاعت وفرماں برداری تم پر لازم ہے۔

خواتین کا کردار

غزوۂ احد کے موقع پر چند مسلمان عورتیں بھی میدانِ جنگ میں ساتھ تھیں۔ مسلمان عورتیں زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں اور ان کی مرہم پٹی کر کے ان کی دیکھ بھال کرتی تھیں۔ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زخموں کو دھویا اور ان کی مرہم پٹی کی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ اس جنگ میں مشرکین کے بائیس افراد اور ایک قول کے مطابق سینتیس افراد قتل ہوئے۔

☆ جبیر بن مطعم کے حبشی غلام (ایک روایت کے مطابق ہندہ زوجہ ابوسفیان کے غلام) وحشی بن حرب نے نیزہ مار کر سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا۔ وحشی بعد میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ غزوۂ احد کے اسباب بیان کریں۔

ii۔ غزوۂ احد کے دوران پیش آنے والے واقعات بیان کریں۔

iii۔ غزوۂ احد کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ غزوۂ احد کب پیش آیا؟

ii۔ غزوۂ احد میں مسلمانوں اور کافروں کی تعداد کیا تھی؟

iii۔ غزوۂ احد میں مسلمانوں کو نقصان کیوں اٹھانا پڑا؟

iv۔ غزوۂ احد میں عبد اللہ بن اُبی کا کردار کیا تھا؟

v۔ تیر اندازوں کی حکم عدولی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟

۳۔ درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ غزوۂ احد میں مشرکینِ مکہ کی قیادت کس نے کی؟

(ا) ابو جہل (ب) ابوسفیان (ج) خالد بن ولید (د) ابولہب

ii۔ غزوۂ احد میں کفار کی تعداد تقریباً کتنی تھی؟

(ا) 2000 (ب) 2500 (ج) 3000 (د) 3500

iii۔ غزوۂ احد کس سن ہجری میں پیش آیا؟

(ا) 1 (ب) 2 (ج) 3 (د) 4

iv۔ غزوۂ احد کس اسلامی مہینے میں پیش آیا؟

(ا) رمضان (ب) شوال (ج) ذیقعد (د) ذی الحج

v۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑی درے پر کتنے تیر اندازوں کو مقرر فرمایا؟

(ا) 25 (ب) 50 (ج) 75 (د) 100

vi۔ کفار مکہ نے کس کی قیادت میں گھاٹی کی طرف سے حملہ کیا؟

(ا) خالد بن ولید (ب) عمرو بن العاص (ج) ابولہب (د) ابوسفیان

۴۔ درج ذیل جملوں میں سے درست اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

i۔ گھاٹی پر متعین تیر اندازوں کے دستے کے سردار کا نام عبد اللہ بن جبیر تھا۔

ii۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم شکل تھے۔

iii۔ غزوۂ احد میں سو کے قریب مسلمان شہید ہوئے۔

iv۔ غزوۂ احد میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ڈھال بن کر کھڑے رہے۔

v۔ غزوۂ احد کا واقعہ جمعہ کے دن پیش آیا۔

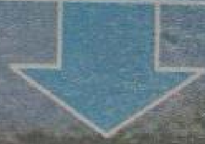
سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

1. غزوہ اُحد کا فرضی نقشہ بنا کر کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔
2. غزوہ اُحد میں شہید ہونے والے پانچ صحابہ کرامؓ کے نام معلوم کر کے لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کرام طلبہ/طالبات پر غزوۂ احد کے حوالے سے اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت واضح کریں کہ کس طرح مسلمانوں کو رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکم عدولی کی سزا ملی۔

غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات مورچے بنائے تھے جن پر سات سپہ سالار متعین کیے تھے جہاں پر اب سات مساجد بنائی گئی ہیں جن کو سبع مساجد کہتے ہیں۔



غزوۂ احزاب (خندق)

وجہِ تسمیہ

اس غزوہ کے دو نام مشہور ہیں۔ ایک غزوۂ احزاب اور دوسرا غزوۂ خندق۔ اس غزوہ میں کفارِ مکہ نے عرب کے بہت سے قبائل جمع کر کے مسلمانوں پر حملہ کیا تھا۔ حزب عربی زبان میں گروہ یا قبیلے کو کہتے ہیں۔ اس لیے اس کا نام غزوۂ احزاب پڑ گیا کیونکہ اس میں بہت سے قبائل یا گروہ جمع تھے۔اس کا دوسرا نام غزوۂ خندق ہے۔ کیونکہ مسلمانوں نے اپنے دفاع کے لیے مدینہ منورہ کے اردگرد خندق کھودی تھی۔

پس منظر

غزوۂ احد کی خون ریز جنگ کے بعد مسلمانوں کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ یہودیوں نے قریشِ مکہ کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنا شروع کر دیں۔ یہودی قبیلہ بنونضیر کا سردار ابن اخطب یہودیوں کے کئی سرداروں کو ساتھ لے کر قریشِ مکہ کے پاس گیا اور ان کو مسلمانوں پر حملہ کرنے کی ترغیب دی اور اپنی مدد کا یقین دلایا۔ اس کے علاوہ مدینہ کے یہودی قبیلہ بنو قریظہ کے سردار کعب بن اسعد نے بھی قریشِ مکہ کا ساتھ دینے کا وعدہ کرلیا۔ یوں تقریباً دس ہزار کافروں کا لشکر مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔ اس لشکر کے ساتھ تین سو گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ بھی تھے۔

مسلمانوں کی تیاری

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفارِ مکہ کی مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار کا مقابلہ کرنے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ کیا۔ بعض صحابہ کرامؓ نے رائے دی کہ مدینہ سے باہر جا کر کفار کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق چونکہ ایران سے تھا اور وہ لوگ خندق کھود کر مقابلہ کرتے تھے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ مدینہ کے اردگرد خندق کھودی جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ مشورہ اچھا لگا۔ چنانچہ مسلمانوں نے مدینہ کے شمال میں واقع ایک پہاڑ ''سلع'' کے آگے خندق کھودنا شروع کردی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خندق کی کھدائی کے لیے دس دس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے گروہ بنا کر ان کو بیس بیس گز زمین سونپ دی۔ خندق کی چوڑائی اور گہرائی تقریباً پندرہ فٹ اور لمبائی تقریباً چار میل تھی۔

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین خندق کی کھدائی کر رہے تھے تو اس وقت ایک بڑی چٹان درمیان میں آ گئی جو ٹوٹ نہیں رہی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدال کی ضرب لگائی تو چٹان ٹوٹ گئی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو ملک شام، فارس اور یمن کی فتح کی خوش خبری سنا دی۔ خلفائے راشدین کے دور میں یہ تینوں ملک فتح ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئی سچ ثابت ہوئی۔

کفار سے مقابلہ

لشکرِ کفار ابوسفیان کی قیادت میں مدینہ پہنچا۔ یہودی اور مشرکین کے قبائل ملنے سے ان کی کل تعداد دس ہزار ہو گئی تھی۔ خندق دیکھ کر کفار پریشان ہو گئے کیونکہ انہوں نے کبھی خندق کی جنگ نہیں کی تھی۔ انہوں نے خندق کے باہر اپنی فوج کو ٹھہرایا۔ کفار خندق پار کر کے مسلمانوں پر حملہ کرنے کی ترکیب سوچنے لگے۔

ایک جگہ ایسی تھی جہاں خندق کم چوڑی تھی۔ چند کافر اس جگہ خندق پار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کافروں کا مقابلہ کیا ور ان کو قتل کر دیا۔ اس کے علاوہ جو بھی کافر خندق کے پاس آتا مسلمان تیر مار کر اس کو بھگا دیتے یا قتل کر دیتے۔

مسلمانوں کی جاں نثاری

کفار نے کئی دن تک مسلمانوں کا محاصرہ کیے رکھا۔ مسلمان بھوکے پیاسے جوانمردی اور بہادری سے کفار کا مقابلہ کرتے رہے۔ مسلمانوں کا ایک گروہ پہرہ دیتا اور دوسرا آرام کرتا تھا۔ مدینے کے اندر ایک یہودی قبیلہ بنو قریظہ تھا جس کے ساتھ مسلمانوں نے معاہدہ کر رکھا تھا کہ حملے کے وقت وہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ وہ قبیلہ بھی کفار کے ساتھ مل گیا تھا۔ اب مدینہ کے اندر سے مسلمانوں کو بنو قریظہ سے اور باہر سے کفار سے خطرہ تھا۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو ثابت قدم رہنے کی تلقین کی۔

اللہ تعالیٰ کی مدد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو فتح کی پہلے ہی خوشخبری دے دی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے بھی مسلمانوں کی مدد کی۔ محاصرے کے دوران قریش اور یہود میں اختلافات پیدا ہو گئے جس سے ان میں پھوٹ پڑ گئی۔ قبیلہ بنو غطفان کے ایک فرد نُعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کر لیا۔ جس سے مسلمانوں کے حوصلے بلند ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی ایک رات ایسا طوفان آیا کہ آندھی اور بارش کی وجہ سے کفار کے خیمے اکھڑ گئے اور ان کے چولہے بجھ گئے۔ کفار بد دل ہو گئے اور انہوں نے واپسی کا ارادہ کر لیا۔

نتیجہ

غزوۂ خندق میں دس کافر واصلِ جہنم ہوئے جبکہ چھ مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش کیا۔ یہ معرکہ ایک فیصلہ کن واقعہ ثابت ہوا جس کے نتیجے میں مشرکین مکہ اور یہودیوں کے عزائم خاک میں مل گئے۔ کفار پر یہ بات واضح ہوگئی کہ مسلمان ختم نہیں ہو سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد ان کے ساتھ ہے۔ اس کے بعد کفار میں اتنی جرأت نہ رہی کہ وہ مسلمانوں پر حملہ کرتے۔

غزوۂ خندق کے واقعات اور نتائج سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلتے ہیں اور اس کی راہ میں ثابت قدم رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ضرور فتح و کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ مسلمانوں کے خلاف جنگ خندق میں مندرجہ ذیل قبیلوں نے شرکت کی۔ قریش، غطفان، بنومرہ، اشجع، سُلیم اور بنو اسد۔

☆ مسجد فتح وہ مقام ہے جہاں محاصرہ شروع ہونے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خیمہ لگایا یہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی بارگاہ میں فتح کی دعا کی تھی۔



نعوذ باللہ	ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں
ہجرت	جگہ، گھر بار، ملک چھوڑنا
[illegible]	مغفرت، معافی
[illegible]	ٹھہرنا
[illegible]	بنانا
[illegible]	بدلہ
[illegible]	زینت، خوبصورتی
گفت و شنید	کہنا، سننا، بات چیت
[illegible]	پکا معاہدہ
مبلغ اعظم	سب سے بڑا تبلیغ کرنے والا

غزوہ	کفار کے خلاف جنگ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود شرکت کی ہو
واصل جہنم	دوزخ پہنچانا، قتل کرنا
رئیس	سردار
قیادت	سربراہی
پیش گوئی	پہلے سے کسی کام کے واقع ہونے کے بارے میں خبر دینا
نوش کرنا	پینا

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ غزوۂ خندق کیوں پیش آیا؟

ii۔ غزوۂ خندق کے واقعات بیان کریں۔

iii۔ مسلمانوں کے حق میں غزوۂ خندق کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ غزوۂ خندق کو غزوۂ احزاب بھی کہتے ہیں۔ اسکی کیا وجہ ہے؟

ii۔ غزوۂ خندق کے موقع پر قریشِ مکہ، مدینہ منورہ پر حملہ آور ہونے کے لیے کیسے آمادہ ہوئے؟

iii۔ غزوۂ خندق کے موقع پر خندق کیوں کھودی گئی؟

iv۔ غزوۂ خندق کے موقع پر قریشِ مکہ محاصرہ چھوڑ کر واپس کیوں چلے گئے؟

v۔ غزوۂ خندق سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟

۳۔ درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ یہودی سردار ابن اخطب کس قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا؟

(ا) بنو اوس　(ب) بنو خزرج　(ج) بنو نضیر　(د) بنو قریظہ

ii۔ یہودی سردار کعب بن اسد کس قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا؟

(ا) بنو نضیر　(ب) بنو قریظہ　(ج) بنو اوس　(د) بنو خزرج

iii۔ غزوۂ خندق میں کفار کی تعداد کیا تھی؟

(ا) آٹھ ہزار (ب) دس ہزار (ج) بارہ ہزار (د) چودہ ہزار

iv۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس ملک سے تعلق رکھتے تھے؟

(ا) عراق (ب) شام (ج) ایران (د) روم

v۔ مسلمانوں نے کس کے مشورہ پر خندق کھودی؟

(ا) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

vi۔ غزوۂ خندق میں مدینہ منورہ کی کس سمت خندق کھودی گئی؟

(ا) مشرق (ب) مغرب (ج) شمال (د) جنوب

vii۔ خندق پار کرنے والے کافروں کو کس نے قتل کیا؟

(ا) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

viii۔ غزوۂ خندق کے دوران اسلام قبول کرنے والے نُعیم بن مسعود کس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے؟

(ا) بنو اوس (ب) بنو اشجع (ج) بنو اسد (د) بنو غطفان

۴۔ درج ذیل فقرات میں مناسب الفاظ سے خالی جگہ پر کریں۔

i۔ عربی زبان میں 'حزب' ______ کو کہتے ہیں۔

ii۔ جس پہاڑ کے قریب خندق کھودی گئی اس کا نام ______ تھا۔

iii۔ خندق کی چوڑائی تقریباً ______ تھی۔

iv۔ غزوۂ خندق کے دوران رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو ______ کی خوش خبری سنائی۔

v۔ مدینہ منورہ میں موجود یہودی قبیلہ ______ کفار کے ساتھ مل گیا۔



سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

غزوہ احزاب میں خندق کا فرضی نقشہ بنائیں اور کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔



ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کرام طلبہ/طالبات پر واضح کریں کہ کس طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر معاملے میں اپنے صحابہؓ سے مشورہ کرتے تھے جس کی ایک مثال غزوۂ خندق ہے جس میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورہ سے خندق کھودی گئی۔

باب چہارم

اخلاق و آداب

حاصلات تعلم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- وعدے کی پابندی سے معاشرے میں امن وسکون کی فضا پیدا کر سکیں۔
- عفوودرگزر کو عملی زندگی میں لا کر اس دنیا کو جنت ارضی بنا سکیں۔
- رواداری سے دوسروں کے دلوں کو جیت سکیں۔
- بردباری سے معاشرتی مسائل پر قابو پاسکیں۔
- رحم دلی سے معاشرے میں پیار ومحبت پیدا کر سکیں۔
- کفایت شعاری سے اقتصادی ترقی کا حصول ممکن بنا سکیں۔
- اسلامی اخوت سے مسلمانوں میں اتحاد واتفاق پیدا کر سکیں۔

باب چہارم

اخلاق و آداب

وعدے کی پابندی

مفہوم

وعدے کی پابندی سے مراد یہ ہے کہ جس سے بھی وعدہ کیا جائے، عہد کیا جائے یا ذمہ داری لی جائے اسے پورا کیا جائے۔

وعدے کی پابندی کی اہمیت

اسلام میں وعدے کی پابندی پر بہت زور دیا گیا ہے۔

اس بارے میں قرآن مجید اور احادیث میں بار بار وعدہ کی پابندی کا ذکر آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔



وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝

(بنی اسرائیل: ۳۴)

ترجمہ: اور وعدہ پورا کرو بے شک وعدے کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

اس ضمن میں ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔



يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۝ (المائدہ:۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے وعدوں کو پورا کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی وعدے کی پابندی کو بہت اہمیت دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ

(مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، بزار)

ترجمہ: جس میں امانت نہیں اس کا ایمان مکمل نہیں اور جس میں وعدہ نہیں اُس کا دین نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی سے ایسا وعدہ نہ کرو جسے تم پورا نہ کرسکو۔ وعدہ پورا کرنے کی اہمیت اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ وعدہ توڑنے والوں کے لیے کس قدر سزا اور عذاب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو شخص کسی مسلمان سے وعدہ کر کے توڑ ڈالے اس پر اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت پڑتی ہے اور اس کی کوئی فرض اور نفلی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

وعدے کی پابندی کی روشن مثالیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ وعدہ کی پابندی فرماتے تھے۔ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعدہ کرتے تو ضرور پورا کرتے۔ غزوۂ بدر سے پہلے دو صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما مدینہ منورہ پہنچے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! راستے میں کافروں نے ہمیں پکڑ لیا تھا اور اس وعدے پر چھوڑا کہ ہم لڑائی میں مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیں گے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں سے فرمایا اگرچہ وہ تمہارا مجبوری کا وعدہ تھا لیکن تمہیں اس کی پابندی کرنی چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو غزوۂ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے کی اجازت نہ دی۔

ہجرت مدینہ کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں آباد قبائل کے ساتھ امن وسلامتی کا معاہدہ کیا جسے ''میثاقِ مدینہ'' کہا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ اس معاہدہ کی پابندی

فرمائی اگرچہ یہودی قبائل نے کئی بار اس معاہدے کو توڑا۔

وعدہ کی پابندی کے اثرات واجر

وعدے کی پابندی کرنے سے ہمیشہ ترقی اور کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ ہم نے دیکھا کہ مسلمانوں نے "میثاقِ مدینہ" اور "صلح حدیبیہ" کے معاہدوں کی پابندی کی تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ترقی اور کامیابی سے ہمکنار کیا۔ بطور مسلمان ہم نے ایک وعدہ کر رکھا ہے وہ وعدہ ہمارا اپنے خالق و مالک کے ساتھ ہے یعنی کلمہ طیبہ پڑھ کر ہم اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ اگر ہم اس وعدے اور اقرار کے پابند رہیں گے تو ہمارے لیے دونوں جہانوں میں کامیابی ہے اور اگر ہم نے اس وعدے کو پورا نہ کیا تو ہم دنیا و آخرت میں ذلیل و خوار ہوں گے۔

وعدے کی پابندی کرنے سے معاشرے میں امن وسکون اور اعتماد کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ لوگوں میں بھروسے اور ایمان داری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ وعدہ پورا کرنے والوں کے لیے آخرت میں کامیابی اور بہترین اجر وثواب ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ہر حال میں کیے گئے وعدے پورے کریں۔



کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ حدیث میں منافق کی تین بڑی نشانیاں ہیں۔ (۱) جھوٹ بولنا (۲) وعدہ خلافی کرنا (۳) امانت میں خیانت کرنا۔

☆ وعدہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک اللہ تعالیٰ کے ساتھ وعدہ یعنی اس پر ایمان لانا اس کی توحید ماننا اور اس کی اطاعت کرنا۔ دوسرا بندوں کے درمیان وعدہ کی پابندی کرنا، یہ ایمان کی نشانی اور جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ ایفائے عہد سے متعلقہ چند قرآنی آیات اور احادیث کا ترجمہ تحریر کریں۔

ii۔ تاریخِ اسلامی سے ایفائے عہد کی چند مثالیں پیش کریں۔

iii۔ ایفائے عہد کی اہمیت بیان کریں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ ایفائے عہد سے کیا مراد ہے؟

ii۔ وعدہ پورا نہ کرنے والے کے بارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟

iii۔ میثاق مدینہ کن فریقوں سے طے پایا؟

iv۔ وعدے کی پابندی کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

v۔ وعدے کی پابندی کا کیا اجر ہے؟

۳۔ درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ ہجرت مدینہ کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبائل مدینہ کے درمیان امن معاہدے کا نام کیا تھا؟

(ا) معاہدہ امن　　(ب) معاہدہ صلح

(ج) میثاق مدینہ　　(د) میثاق امن

ii۔ وعدہ خلافی کرنے والے کی کون سی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

(ا) فرض　　(ب) نفل　　(ج) واجب　　(د) تینوں

iii۔ اگر کوئی وعدہ خلافی کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے۔

(ا) وعدہ پورا کرنا چاہیے (ب) وعدہ خلافی کرنی چاہیے

(ج) اپنی مرضی کرنی چاہیے (د) نیا وعدہ کرنا چاہیے

iv۔ صلح حدیبیہ کن لوگوں کے ساتھ کی گئی؟

(ا) یہودِ مدینہ (ب) کفارِ مکہ (ج) قیصرِ روم (د) نجران کے عیسائی

v۔ ایفائے عہد سے معاشرے میں کیا پیدا ہوتا ہے؟

(ا) امن وسکون (ب) دنگا فساد (ج) بے اطمینانی (د) دشمنی

۴۔ **درج ذیل جملوں میں سے درست اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔**

i۔ ایفائے عہد سے مُراد ہے "وعدہ پورا کرنا"۔

ii۔ میثاق مدینہ ہجرت مدینہ کے بعد ہوا۔

iii۔ ایفائے عہد کی خاطر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دو صحابہ کرامؓ کو غزوہ بدر میں شرکت سے روکا۔

iv۔ میثاقِ مدینہ کے نتیجے میں مسلمانوں کو بہت نقصان ہوا۔

v۔ ہمیں اپنے خالق و مالک سے کئے گئے وعدے کو پورا کرنا چاہیے۔

سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

طلبہ / طالبات میثاقِ مدینہ کی روشنی میں مسلمانوں کے ایفائے عہد پر بحث کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کرام طلبہ / طالبات پر قرآن وسنت کی روشنی میں ایفائے عہد کی اہمیت واضح کریں۔

عفوو درگزر اور بردباری

معانی ومفہوم

عفوودرگزر دوسروں کی غلطی اور قصور کو معاف کردینے اور صبر کرنے کو کہتے ہیں۔ ہم دوسروں کی غلطیوں کا بدلہ لینے کے باوجود انہیں معاف کردیں اور اپنے غصے پر ضبط رکھیں تو ہم نے عفوودرگزر سے کام لیا۔

بردباری سے مراد ہے مشکل اور مصیبت کے وقت صبر وتحمل سے کام لینا اور برداشت کرنا یعنی دوسروں کے ناپسندیدہ کاموں اور باتوں سے درگزر کرنا اور بدلہ لینے کی طاقت رکھنے کے باوجود دوسروں کی زیادتیوں کو برداشت کر لینا۔

اہمیت

اسلام ہمیں عفوودرگزر اور بردباری سے کام لینے کی نصیحت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں رحیم، غفور اور کریم بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود بھی انسانوں کے قصور اور غلطیاں معاف فرماتا ہے اور انسانوں کو بھی حکم دیتا ہے کہ وہ دوسروں کے قصور اور ناپسندیدہ رویوں کو معاف کردیں۔ اسلام میں عفوودرگزر کرنے والوں اور بردباری سے کام لینے والوں کا بہت بڑا مقام ہے۔ جو لوگ ان اچھی عادات کے مالک ہیں ان کے لیے دنیا وآخرت میں بھلائی اور ترقی کی خوش خبری دی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔



الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ (ال عمران: ۱۳۴)

ترجمہ: (متقین لوگ وہ ہیں) جو آسودگی اور تنگی میں اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روکتے ہیں اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں۔

سیرتِ طیبہ کی روشنی میں

ہمارے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ بہترین نمونہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو ہمیشہ عفوودرگزر کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں جو دعا سکھائی ہے اس میں عفوودرگزر کا ذکر ملتا ہے۔

دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (ترمذی، ابن ماجہ)

ترجمہ: اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے۔ تو معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ پس تو ہمیں معاف فرما۔

کفارِ مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں پر بے پناہ ظلم وستم ڈھائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا شہر مکہ چھوڑ کر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی۔ فتح مکہ کے موقع پر وہ سب کفارِ مکہ مجرم بنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تو ان سے ان کی زیادتیوں کا بدلہ لے سکتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو معاف فرما دیا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا اور نہ کسی سے انتقام لیا۔

قرآن مجید میں مسلمانوں کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں اُن میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ مسلمان غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ ”غصہ شیطانی عمل ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لیے جب کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کرے۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت بردبار طبیعت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان اچھائیوں کو رحمت قرار دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔



فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ (آل عمران: ۱۵۹)

ترجمہ

(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کی مہربانی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آتے ہیں اگر آپ ترش رو اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ تمھارے پاس سے منتشر ہو جاتے۔

ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں بردباری کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبلیغِ اسلام کے لیے طائف تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑایا اور پتھر مار مار کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدن مبارک لہولہان کر دیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بردباری کا مظاہرہ کیا اور ان کے لیے ہدایت اور رہنمائی کی دعا فرمائی۔

غزوۂ اُحد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کئی زخم آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دانت مبارک بھی شہید ہو گئے تھے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے کوئی بد دعا نہ کی بلکہ دعا فرمائی کہ اے اللہ میری قوم کو ہدایت عطا فرما کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ میں ان کا کتنا خیر خواہ ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''پہلوان وہ نہیں جو مخالف کو شکست دے دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔'' مزید ارشاد فرمایا کہ اس شخص پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔ جو مزاج کا تیز نہ ہو، نرم خو ہو اور لوگوں کے قریب آنے والا ہو۔

ایک دفعہ جنگ کے دوران حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کافر کو نیچے گرا لیا اور اس کو قتل کرنے لگے۔ کافر نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ پر تھوک دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت غصہ آیا لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کافر کو چھوڑ دیا۔ کافر حیران رہ گیا اور اس نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے مجھے قتل کیوں نہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ میں اللہ کی خاطر جنگ کرتا ہوں۔ تیرے تھوکنے سے مجھے غصہ آ گیا تھا اور میں نے غصے پر قابو پایا اس لیے تجھے قتل نہ کیا۔ کافر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ سلوک دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔

ہماری ذمہ داری

آج کل معاشرے سے عفو و درگزر اور بردباری کی خوبی ختم ہوتی جارہی ہے جس کی وجہ سے بے شمار فسادات اور جھگڑے پیدا ہو رہے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقوں پر چلتے ہوئے عفو و درگزر اور بردباری سے کام لیں تاکہ ہمارا گھر اور معاشرہ محبت، امن و سکون اور خوشحالی کا گہوارہ بن سکے۔



کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ حدیث شریف میں ہے اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عزت دے گا۔

☆ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے غصہ پر قادر ہونے کے باوجود صبر کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تمام مخلوقات کے سامنے لائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ حورعین میں سے جو چاہے پسند کرے۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ عفوودرگزر سے کیا مراد ہے اور اسکی کیا اہمیت ہے؟

ii۔ سیرتِ طیبہ کی روشنی میں عفوودرگزر اور بردباری کی وضاحت کریں۔

iii۔ عفوودرگزر کے حوالے سے ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ بردباری سے کیا مراد ہے؟

ii۔ رحیم، غفور اور کریم اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ہیں۔ ان سے کیا مراد ہے؟

iii۔ عفوودرگزر کے حوالے سے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو دعا سکھائی اسکا ترجمہ تحریر کریں۔

iv۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں بیان کریں کہ اگر کسی شخص کو غصہ آجائے تو وہ کیا کرے۔

v۔ غزوۂ احد کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زخمی حالت میں اپنی قوم کے لیے کیا دعا فرمائی؟

۳۔ درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ عفو سے کیا مراد ہے؟

(ا) بدلہ لینا (ب) معاف کرنا (ج) سزا دینا (د) جرم کرنا

ii۔ اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند کرتا ہے؟

(ا) غصہ کرنے والوں کو (ب) غلطیاں کرنے والوں کو

(ج) غصہ پر قابو پانے والوں کو (د) بدلہ لینے والوں کو

iii۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو پہلوان قرار دیا جو ________ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے

(ا) بھوک (ب) خوف (ج) غصہ (د) خوشی

iv۔ فتح مکہ کے موقع پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفارِ مکہ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

(ا) بدلہ لیا (ب) معاف کر دیا (ج) غلام بنا لیا (د) قید کر دیا

v۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد پاک کی روشنی میں پہلوان کون ہے؟

(ا) جو زیادہ طاقت رکھتا ہو (ب) جو زیادہ ڈیل ڈول رکھتا ہو

(ج) جو دوسرے کو پچھاڑ دے (د) جو غصے کو قابو میں رکھے

۴۔ **درج ذیل فقرات میں مناسب الفاظ سے خالی جگہ پر کریں۔**

i۔ فتح مکہ کے موقع پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام کافروں کو ________ کر دیا۔

ii۔ شیطان ________ سے پیدا کیا گیا ہے۔

iii۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دانت مبارک غزوۂ ________ میں شہید ہوئے۔

iv۔ پہلوان وہ نہیں جو مخالف کو شکست دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو ________ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔



سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

دیئے گئے سبق میں سے طلبہ / طالبات عفوو درگزر کے حوالے سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کا مطالعہ کریں اور آپس میں تبادلہ خیال کریں۔



ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ مختلف مثالوں سے طلبہ / طالبات پر عفوودرگزر اور بردباری کی اہمیت واضح کریں۔

رواداری

معنی و مفہوم

رواداری کا لفظ معنی کے لحاظ سے بڑا وسیع ہے۔ رواداری کے معنی ہیں لحاظ کرنا، رعایت کرنا، مان لینا وغیرہ۔ دوسرے الفاظ میں کسی بھی معاملے میں اگر لوگوں کی رائے مختلف ہو تو جس کی رائے زیادہ اچھی ہو، اسے مان لینا اور دوسروں کی رائے کا احترام کرنا رواداری کہلاتا ہے۔ ایک شخص آپ کے نظریے یا عقیدے سے اتفاق نہیں کرتا تو اس شخص پر زبردستی اپنا عقیدہ یا رائے مسلط نہ کرنا بھی رواداری میں شامل ہے۔

دین میں جبر نہیں

رواداری کے بارے میں ایک بات ضرور ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اگر کوئی ہمارے عقیدے، ایمان اور مذہب کے خلاف رائے رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ ہم دینِ اسلام کا پیغام اس تک ضرور پہنچائیں۔ یہ پیغام حکمت اور اچھی دلیلوں پر مبنی ہونا چاہیے۔ کوئی اس کو پسند کرتا ہے تو اس کی مرضی ورنہ اس میں زبردستی نہیں کرنی چاہیے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:



لَآ اِكۡرَاهَ فِى الدِّيۡنِ (البقرہ: ۲۵۶)



دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔

اسلام کسی دوسرے مذہب کے ماننے والے کو زبردستی اسلام میں داخل کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور ہر شخص کو اپنے اپنے مذہب اور نظریے کے مطابق زندگی بسر کرنے کی آزادی دیتا ہے۔ دیگر مذاہب اور

عقیدے کے ماننے والوں کو اسلام کی دعوت دیتے وقت رواداری کا اصول اپنانا چاہیے۔

اس سلسلہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔



وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ (النحل: ۱۲۵)

ترجمہ: اور ان کے ساتھ اچھے انداز میں بحث اور گفتگو کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رواداری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب اسلام کی تبلیغ شروع کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بہت سے مخالفین کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کفارِ مکہ کو نہایت حکمت اور اخلاق سے دینِ اسلام کی طرف بلایا۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد جب اسلام عرب کے مختلف علاقوں تک پہنچا تو دور و نزدیک سے لوگ قافلوں کی شکل میں مدینہ منورہ آتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کو اسلام کی دعوت دیتے جس کے نتیجے میں کچھ لوگ اسلام قبول کر لیتے اور کچھ ویسے ہی واپس لوٹ جاتے۔ اسی طرح ایک دفعہ نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وفد میں عیسائی علماء اور مذہبی لوگ بھی شامل تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو مسجدِ نبوی میں ٹھہرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو احسن طریقے سے اسلام کی دعوت دی جو انہوں نے قبول نہ کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پھر بھی ان کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہ کیا۔ بلکہ ان کو عزت و احترام سے رخصت کر دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی رواداری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی ہمیشہ رواداری کی تلقین کی۔ خلفائے راشدین کے دور میں مکمل مذہبی آزادی تھی۔ تمام مذاہب کے ماننے والوں کو نہ صرف اپنے اپنے طریقے سے عبادت کرنے کی آزادی تھی بلکہ ان کی عبادت گاہوں اور مقدس مقامات کی بھی حفاظت کی جاتی تھی۔

حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بیت المقدس کے عیسائیوں کو بتایا گیا تھا کہ ان کی عبادت گاہوں اور مقدس مقامات کی حفاظت کی جائے گی اور دین کے معاملے میں ان پر کوئی جبر نہیں کیا جائے گا۔ اس طرح ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غیر مسلم بوڑھے کو بھیک مانگتے ہوئے دیکھا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے پوچھا کہ وہ بھیک کیوں مانگ رہا ہے۔ اس نے کہا: ''مجھ پر اتنا جزیہ لگا دیا گیا ہے جس کو میں ادا نہیں کر سکتا۔ یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المال سے اس کا وظیفہ مقرر کر دیا اور فرمایا: ''یہ بے انصافی ہے کہ جن لوگوں کی جوانی سے ہم نے فائدہ اٹھایا، بڑھاپے میں ان کی مدد نہ کریں۔''

ملک شام فتح ہونے کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کا خاص طور پر اعلان کیا کہ عیسائیوں کو ملک میں مکمل مذہبی آزادی ہوگی۔

ہمارے وطن میں مختلف مذاہب کے ماننے والے لوگ رہتے ہیں جن میں عیسائی، سکھ، ہندو وغیرہ شامل ہیں۔ ان کی عبادت گاہیں موجود ہیں اور وہ اپنی مذہبی رسوم ورواج اور تہوار بھی مناتے ہیں۔ ہم اپنے غیر مسلم پاکستانیوں سے لین دین اور میل جول بھی رکھتے ہیں۔ یہ اسلامی معاشرے میں رواداری کی ایک بہترین مثال ہے۔



کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ رواداری کا معنی ومفہوم یہ ہے کہ حق پر ڈٹے رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بندوں سے حسن سلوک کرنا۔

☆ رواداری سے یہ مراد نہیں کہ کسی اخلاقی یا معاشرتی برائی کو برداشت کیا جائے مثلاً چوری، بدکاری اور کوئی بے دینی وغیرہ۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ رواداری سے آپ کیا مراد لیتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

ii۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیوں سے رواداری کی مثالیں دیں۔

iii۔ ہمیں اپنے وطن میں رواداری کی ضرورت کیوں ہے؟

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ رواداری کے کیا معنی ہیں؟

ii۔ رواداری سے متعلق کسی ایک قرآنی آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

iii۔ خلفائے راشدین کے دور میں غیر مسلموں کو کس طرح کی آزادی حاصل تھی؟

iv۔ 'دین میں جبر نہیں' اس کا کیا مفہوم ہے؟

v۔ ہم اپنے وطن میں غیر مسلموں کے ساتھ رواداری سے کیسے رہ سکتے ہیں؟

۳۔ درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ روادری کا مطلب ہے۔

(ا) لحاظ کرنا (ب) مسترد کرنا (ج) چھوڑ دینا (د) پکڑ لینا

ii۔ "دین میں کوئی جبر نہیں"

(ا) قرآنی آیت ہے (ب) حدیث ہے (ج) کسی صحابی کا قول ہے (د) کسی ولی کا قول ہے

iii۔ دیگر مذاہب اور عقیدے والوں کو اسلام کی دعوت دیتے وقت کون سا اصول اپنانا چاہیے۔

(ا) عفو و درگزر (ب) مساوات (ج) رواداری کا (د) رحمدلی کا

iv۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس ملک کے فتح ہونے پر اعلان کیا کہ عیسائیوں کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہوگی؟

(ا) ایران (ب) روم (ج) شام (د) عراق

v۔ کس خلیفہ نے ایک غیر مسلم بوڑھے بھکاری کو بھیک مانگتے ہوئے دیکھ کر اسکا جزیہ معاف کر دیا اور اسکا وظیفہ مقرر کیا؟

(ا) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

vi۔ مسلمانوں نے غیر مسلموں کے علاقے فتح کرنے پر ان کی عبادت گاہوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

(ا) موجود رہنے دیں (ب) گرادیں (ج) مسجد میں بدل دیں (د) میوزیم میں بدل دیں

۴۔ **درج ذیل جملوں میں سے درست اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔**

i۔ لوگوں کی رائے کا احترام نہ کرنا رواداری ہے۔

ii۔ اسلام دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو زبردستی اسلام میں داخل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

iii۔ نجران کے یہودیوں کا ایک وفد رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

iv۔ ملکِ شام فتح ہونے کے بعد عیسائیوں کی مذہبی آزادی ختم کر دی گئی۔

v۔ ہمارے وطن میں مختلف مذاہب کی عبادت گاہیں موجود ہیں۔ یہ رواداری کی مثال ہے۔



سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

- اپنے ملک میں بسنے والے دیگر مذاہب کی ایک فہرست تیار کریں۔
- اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا ہمارے ملک میں غیر مسلموں کی عبادت گاہیں موجود ہیں اور کیا انھیں مذہبی عبادت کی اجازت ہے؟



ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ/طالبات پر مسلمانوں کی رواداری کی صفت مختلف مثالوں سے واضح کریں۔

رحم دلی

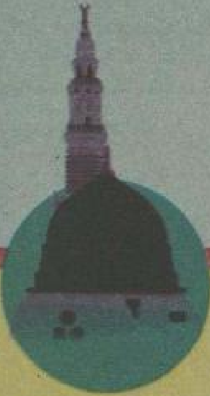
مطلب ومفہوم

رحم دلی کا مطلب ہے نرمی سے پیش آنا، مہربانی کرنا اور مخلوقِ خدا پر رحم کرنا۔ رحم دلی اس جذبے کا نام ہے جس کی وجہ سے ہم انسانوں اور جانوروں کے ساتھ نرمی کرتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں۔ رحم دلی اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دو نام رحمٰن اور رحیم ہیں جن کا مطلب بہت زیادہ رحم کرنے والا اور مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر بہت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ وہ اپنے بندوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ بھی دوسروں پر رحم کریں۔

رحم دلی کا حکم

اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کا پیدا کرنے والا ہے اور اس کی رحمت ہر چیز میں نظر آتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص رحم و کرم ہے کہ اس نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو" رحمۃللعالمین" یعنی سب جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔

حدیث شریف میں ہے۔



اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمُکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ

(بخاری)

ترجمہ: تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

رحمۃ للعالمین کی رحم دلی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو ہمیشہ رحم دلی کی تاکید فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔ مومنوں کی نشانیوں میں سے رحم دلی بھی ایک نشانی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دشمنوں تک کے لیے رحمدلی کا جذبہ رکھتے تھے۔ کفارِ مکہ اور طائف والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرح طرح سے تنگ کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ ان کے لیے ہدایت کی دعا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑوسیوں، غلاموں، یتیموں اور بیواؤں پر رحم کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ کافروں کے لیے بددعا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس دنیا میں لعنت کرنے کے لیے نہیں بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

غزوۂ بدر کے بعد کچھ کافر قیدی بنا کر مدینہ لائے گے۔ یہ وہ لوگ تھے جو مسلمانوں کو تکلیفیں دیتے تھے اور انھوں نے مسلمانوں کو مکہ سے نکل جانے پر مجبور کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تاکید فرمائی کہ ان قیدیوں کو کھانے پینے کی کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خود بھوکے رہتے مگر ان کو اچھا کھانا کھلاتے۔ ان قیدیوں کو رسیوں سے خوب کس کر باندھا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ درد سے کراہتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی تکلیف دیکھی نہ گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کی رسیاں ڈھیلی کر دیں تا کہ ان کو سکون نصیب ہو۔

جانوروں پر رحم دلی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسانوں کے علاوہ دیگر مخلوق کے لیے بھی رحم دلی کا جذبہ رکھتے تھے۔ ایک دفعہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چڑیا کے گھونسلے سے اس کے بچے نکال لیے جس پر چڑیا بے قرار ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ فوراً بچے واپس گھونسلے میں رکھو۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ جہنم میں جائے گی کیونکہ اس نے اپنی بلی کو بھوکا پیاسا باندھے رکھا حتیٰ کہ وہ مرگئی۔

ان احادیث سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ جانوروں پر ظلم کرنا اور ان کے ساتھ برا سلوک کرنا گناہ ہے۔ ہمیں کسی جانور کے ساتھ بھی ناانصافی نہیں کرنی چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک شخص جنگل میں جا رہا تھا۔ اسے سخت پیاس لگی ہوئی تھی۔ وہ پانی کی تلاش میں ایک کنویں کے پاس گیا اور پانی پی کر اپنی پیاس بجھائی۔ قریب ہی ایک کتا پیاس کی شدت سے ہانپ رہا تھا۔ اس آدمی کو کتے پر رحم آگیا۔ اس نے اپنے جوتے کے ذریعے کنویں سے پانی نکال کر کتے کو پلایا تو اس کی جان میں جان آگئی۔ اللہ تعالیٰ کو اس آدمی کا یہ کام اتنا پسند آیا کہ اس کے گناہ معاف کر دیے اور اس کی مغفرت کر دی۔

رحم دلی کے اثرات

ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور رحم دلی کا رویہ اختیار کرنے سے ہمیں بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہوں گے۔ رحم اور مہربانی کرنے والوں کے لیے آخرت میں کامیابی کی خوش خبری ہے۔ رحم کرنے سے آپس میں پیار، محبت اور اتحاد پیدا ہوتا ہے، معاشرے میں امن وسکون اور ترقی کی فضا قائم ہوتی ہے اور معاشرے سے ناانصافی اور ظلم وستم کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے رحم دلی کی خوبی اپنائیں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے پسندیدہ بندے بن جائیں۔



کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ حدیث شریف میں ہے جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی عزت نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں۔

☆ حدیث شریف میں ہے۔ جس نے دوسروں پر رحم نہیں کیا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ رحم دلی سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

ii۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمدلی کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔

iii۔ رحم دلی کے معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ رحمٰن اور رحیم اللہ تعالیٰ کے دو نام ہیں۔ان کا مفہوم واضح کریں۔

ii۔ رحم دلی کے حوالے سے کسی ایک حدیث کا ترجمہ تحریر کریں۔

iii۔ غزوۂ بدر کے قیدیوں کے ساتھ مسلمانوں کا سلوک کیسا تھا؟

iv۔ جانوروں پر رحمدلی کے حوالے سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔

v۔ رحمۃ للعالمین کا کیا مطلب ہے؟

vi۔ بلی کو بھوکا پیاسا رکھنے والی عورت کا کیا انجام ہوا؟

۳۔ درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ رحمۃللعالمین کا مطلب ہے۔

(ا) تمام لوگوں کے لیے رحمت (ب) تمام جہانوں کے لیے رحمت

(ج) تمام اقوام کے لیے رحمت (د) تمام قبائل کے لیے رحمت

ii۔ مسلمانوں نے غزوۂ بدر کے قیدیوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

(ا) اچھا (ب) برا (ج) مناسب (د) ظالمانہ

iii۔ طائف کے لوگوں کے لیے آپؐ نے کیا کیا؟

(ا) ان کے لیے بددعا کی (ب) انھیں برا بھلا کہا (ج) ان کی ہدایت کے لیے دعا کی

(د) کچھ بھی نہ فرمایا

iv۔ پیاسے شخص نے جنگل میں کس پیاسے جانور کو پانی پلایا؟

(ا) بلی (ب) کتا (ج) بکری (د) گھوڑا

v۔ تم اہلِ زمین پر مہربانی کرو آسمان والا تم پر مہربانی کرے گا۔

(ا) قرآنی آیت ہے (ب) حدیث ہے (ج) کسی بزرگ کا قول ہے (د) کسی دانشور کا قول ہے

vi۔ ہمیں کس سے رحمدلی کرنی چاہیے؟

(ا) انسانوں سے (ب) جانوروں سے (ج) پودوں سے (د) سب سے

۴۔ درج ذیل فقرات میں مناسب الفاظ سے خالی جگہ پر کریں۔

i۔ رحمدلی کا مطلب ہے __________

ii۔ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کا __________ ہیں۔

iii۔ جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی __________ نہیں کیا جاتا۔

iv۔ جانوروں پر ظلم کرنا __________ ہے۔

v۔ ہمدردی اور رحمدلی کا جذبہ اپنانے سے ہمیں بہت سے __________ حاصل ہوتے ہیں۔

سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

طلبہ/طالبات رحم دلی کے حوالے سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیوں کا مطالعہ کریں اور آپس میں معلومات کا تبادلہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ سیرتِ طیبہ سے مختلف واقعات کا حوالہ دے کر طلبہ/طالبات پر رحم دلی کی اہمیت واضح کریں۔ نیز عملی زندگی میں جانوروں اور پرندوں پر ہونے والے مظالم کی نشاندہی کریں مثلاً بھینسوں اور مرغیوں کی نقل وحمل کے دوران ظلم روا رکھنا۔

کفایت شعاری

مفہوم و مطلب

کفایت کے معنی کافی ہونے اور شعار کے معنی طور طریقے ہیں۔ کفایت شعاری سے مراد ہے کہ اپنے مال و دولت اور وسائل کو ضرورت کے مطابق خرچ کرنا۔ یعنی اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے صرف اتنا خرچ کیا جائے جس سے ضرورت پوری ہو جائے۔ ایسا رویہ اختیار کرنا کہ جس میں فضول خرچی بھی نہ ہو اور کنجوسی بھی نہ ہو۔ کفایت شعاری کہلاتا ہے۔

اسلام میں کفایت شعاری کا حکم

اسلام ہمیں میانہ روی اور اعتدال کا سبق دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:



وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ﴿٢٩﴾ (بنی اسرائیل: ۲۹)

ترجمہ: اور اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن سے باندھ لو (یعنی بخل سے کام لو) اور نہ بالکل کھول ہی دو (کہ سبھی کچھ خرچ کر ڈالو) کہ ملامت زدہ اور درماندہ (خالی ہاتھ) ہو کر بیٹھ جاؤ

ایک دوسری جگہ اسی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا



كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ (الاعراف: ۳۱)

ترجمہ: کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ میانہ روی اور درمیانے راستے کو پسند فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص تنگ دست نہیں ہو سکتا جس نے میانہ روی اختیار کی۔

ایک عربی مقولہ ہے۔

خَیرُ الْاُمُورِ اَوْسَطُھَا

ترجمہ: وہ کام اچھے ہیں جن میں میانہ روی ہو۔

کفایت شعاری کی اہمیت

اسلام نے ہمیں ہر معاملے میں کفایت شعاری اپنانے کا حکم دیا ہے۔ کفایت شعار اور میانہ رو لوگ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ ہیں۔ مال و دولت، وقت اور صحت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بہت بڑی نعمتیں ہیں۔ ان کو ضائع کرنا یا ان کا غلط استعمال کرنا گناہ کا کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فضول خرچی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنا دوست نہیں رکھتا بلکہ ان کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے۔

میانہ روی اختیار کرنے والے لوگ معاشرے کے بھی پسندیدہ ہوتے ہیں۔ وہ زندگی کے معاملات میں کفایت شعاری اپناتے ہیں اور ضرورت کے وقت کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی شرمندگی سے بچ جاتے ہیں۔ اگر قوم میں انفرادی اور اجتماعی طور پر کفایت شعاری کا جذبہ پیدا ہو جائے تو بہت سے ملکی و قومی وسائل بچ سکتے ہیں۔ ہم قومی اور اجتماعی استعمال کی چیزیں مثلاً بجلی، پانی، گیس، ٹیلی فون وغیرہ کو استعمال کرتے ہوئے کفایت شعاری کے اصول کو مدِ نظر رکھ کر بہت سے وسائل بچا سکتے ہیں۔

کفایت شعاری کے فائدے

١ کفایت شعاری اپنانے سے انسان کے دل میں اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر و قیمت پیدا ہوتی ہے۔

٢ کفایت شعاری سے رزق میں برکت آ جاتی ہے۔

٣ کفایت شعار حرام کی کمائی سے بچ جاتا ہے۔

٤ کفایت شعار دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ذلت سے بچ جاتا ہے۔

٥ کفایت شعار شخص کی معاشرے میں عزت ہوتی ہے اور لوگ اس کو عقل مند اور دور اندیش تصور کرتے ہیں۔

٦ کفایت شعاری اپنا کر ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں جس سے ہمیں دنیا اور آخرت میں کامیابی نصیب ہوتی ہے۔



کیا آپ جانتے ہیں؟

تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں۔ (١) ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ سے خوف رکھنا (٢) نفقہ (خرچ) میں میانہ روی اختیار کرنا (٣) غصہ اور عام حالت میں عدل و انصاف سے کام لینا (الحدیث)۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ کفایت شعاری سے کیا مراد ہے؟ اسلام میں کفایت شعاری کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ii۔ کفایت شعاری کی کیا اہمیت ہے؟ بیان کریں۔

iii۔ کفایت شعاری کے چند فائدے تحریر کریں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ کفایت شعاری کے لفظی معنی کیا ہیں؟

ii۔ کفایت شعاری کے بارے میں کسی ایک قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

iii۔ کفایت شعاری کے بارے میں کسی ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

iv۔ اسلام ہر معاملے میں کفایت شعاری کا حکم کیوں دیتا ہے؟

v۔ کفایت شعار انسان کو معاشرے میں کیا فائدہ ہوسکتا ہے؟

۳۔ درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ کفایت کے معنی ہیں۔

(ا) کافی ہونا (ب) ناکافی ہونا (ج) زیادہ ہونا (د) کم ہونا

ii۔ شعار کے معنی ہیں۔

(ا) قول (ب) عمل (ج) کام (د) طور طریقہ

iii۔ ''کھاؤ، پیو اور فضول خرچی نہ کرو'' کس سورۃ کی آیت ہے؟

(ا) سورۃ البقرہ (ب) سورۃ آلِ عمران (ج) سورۃ الاعراف (د) سورۃ التوبہ

iv۔ شیطان کا بھائی کون ہے؟

(ا) کنجوس (ب) میانہ رَو (ج) فضول خرچ (د) کوئی نہیں

v۔ کس عمل سے بہت سے ملکی اور قومی وسائل بچ سکتے ہیں؟

(ا) اسراف (ب) بخل (ج) میانہ روی (د) انتہا پسندی

vi۔ وہ کام اچھے ہیں جن میں میانہ روی ہو۔

(ا) ایک عربی مقولہ ہے (ج) ایک قرآنی آیت ہے

(ب) کسی عالم کا قول ہے (د) کسی دانشور کا کہنا ہے

۴۔ **درج ذیل جملوں میں سے درست اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔**

i۔ کفایت کے معنی ہیں 'ناکافی ہونا'

ii۔ اسلام میانہ روی کا سبق دیتا ہے۔

iii۔ میانہ روی اختیار کرنے والے لوگ معاشرے کے ناپسندیدہ ہوتے ہیں۔

iv۔ کفایت شعار انسان کے دل میں اللہ کی نعمتوں کی قدر ہوتی ہے۔

v۔ کنجوس شخص کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے۔

سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

طلبہ/طالبات کفایت شعاری کے مختلف طریقوں پر بحث کریں۔ خصوصاً ملکی وسائل مثلاً پانی، بجلی اور گیس کی بچت کے حوالے سے۔

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ/طالبات پر واضح کریں کہ وہ اس مہنگائی کے دور میں کسی طرح کفایت شعاری اپناتے ہوئے ایک پرسکون زندگی گزار سکتے ہیں خصوصاً ملکی وسائل کے حوالے سے کفایت شعاری کی اہمیت واضح کی جائے۔

اسلامی اخوت

معنی و مفہوم

اخوت کے معنی بھائی چارے یا بھائی بھائی ہونے کے ہیں۔ اسلامی اخوت سے مراد ہے کہ ایک شخص جو دل کے اور زبان کے اقرار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرتا ہے تو وہ ایک اسلامی رشتے میں بندھ جاتا ہے۔ وہ دوسرے مسلمان کا بھائی بن جاتا ہے اور ان کے درمیان قوم، نسل، ملک، زبان اور رنگ کا فرق مٹ جاتا ہے۔ اسلامی اخوت ایک ایسا رشتہ ہے جس کی وجہ سے تمام دنیا کے کلمہ گو ایک دوسرے کے دینی بھائی بن جاتے ہیں۔

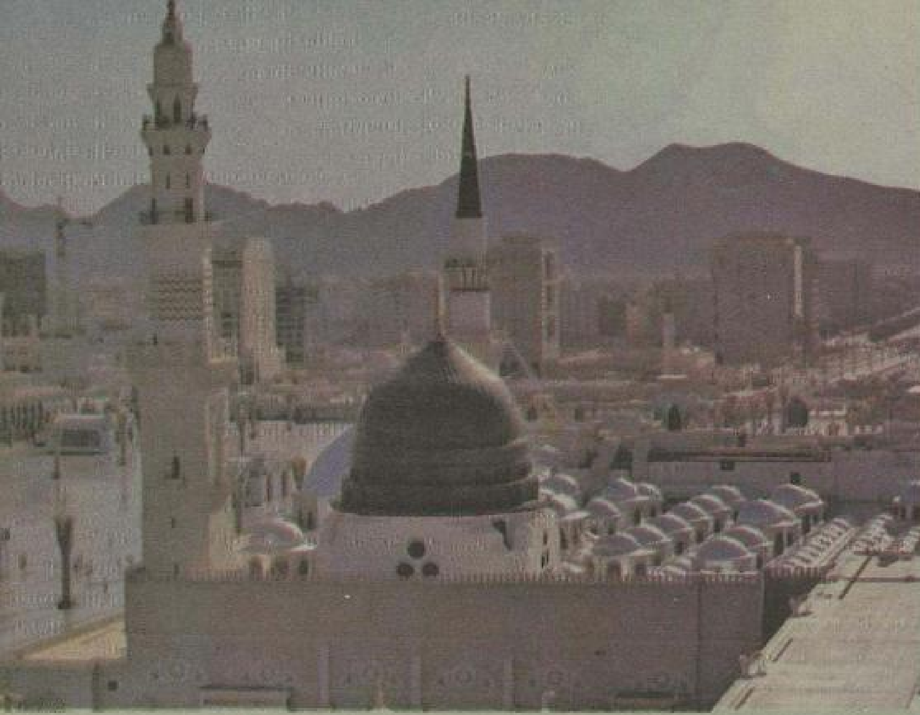
قرآن وحدیث کی روشنی میں

دنیا کے تمام مسلمان ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی مان کر ان کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ اسی طرح وہ آپس میں بھائی بھائی بن جاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

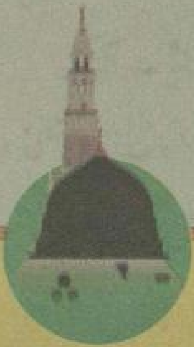


اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (الحجرات: ۱۰)

ترجمہ: مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔



نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں ایک ایسا اسلامی معاشرہ قائم کر دیا جس کی بنیاد اسلامی اخوت پر رکھی گئی تھی۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد انصارِ مدینہ نے مہاجرین کے ساتھ اخوت کی بنیاد پر جو رشتہ قائم کیا۔ اس کی مثال دنیا پیش نہیں کرسکتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلامی اخوت پر بہت زور دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔



''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے ظالم کے حوالے کرتا ہے۔'' (مسلم)

ایک اور مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں۔ اگر جسم کے ایک حصے میں تکلیف ہو تو پورا جسم اس کے ساتھ درد میں شریک ہو جاتا ہے۔ مزید فرمایا گیا کہ جس نے کسی مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

اسلامی اخوت کے تقاضے

اسلامی اخوت کا سب سے اہم تقاضا یہ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرے۔ جو مسلمان اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تکلیف دور کرے، اسکی پردہ پوشی کرے، اس کو حقیر نہ جانے، اس کی عزتِ نفس کا



خیال رکھے اور اس کی غلطی معاف کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہ چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اسلامی اخوت کے فائدے

حقیقت میں اسلامی اخوت مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وہ خاص لطف و کرم ہے جس سے ساری دنیا کے مسلمانوں کے دل آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ دنیا کے کسی بھی کونے میں مسلمان کو تکلیف ہو تو دوسرا مسلمان بھائی اس کو اپنی تکلیف سمجھتا ہے۔ اسلامی اخوت کا ایک بڑا اثر یہ ہوتا ہے کہ اس سے مسلمانوں کے درمیان اتفاق و اتحاد پیدا ہوتا ہے جو کہ برکت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ مسلمانوں کی قوت، ترقی اور خوشحالی کا راز اسلامی اخوت میں مضمر ہے۔ اگر دنیا کے مسلمان بھائی چارے کے رشتے میں منسلک نہ رہیں تو ان کے درمیان پھوٹ پڑ سکتی ہے اور دنیا میں مسلمانوں کی کوئی حیثیت نہ رہے گی۔ اس لیے ہم سب پر لازم ہے کہ ہم اسلامی اخوت کے رشتے پر قائم رہیں اس سے دنیا میں بھی ہمارے وقار اور عزت میں اضافہ ہوگا اور آخرت میں بھی ہم کامیاب و کامران ہوں گے۔ (ان شاء اللہ)



کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ مسلمان ایک دوسرے کے لیے جسم کی مانند ہیں اگر اس کے ایک اندام میں تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن تکلیف محسوس کرتا ہے۔

☆ حدیث شریف میں ہے دین خیر خواہی کا نام ہے پس جس میں دوسرے مسلمان کے لیے خیر خواہی نہیں اس میں دین نہیں۔



تحریر کرنا	لکھنا	ستم	ظلم وزیادتی
ہمکنار ہونا	حاصل کرنا، کسی چیز کا مل جانا	میانہ روی	درمیانی چلن، اعتدال
خیر خواہ	فائدہ، بھلائی چاہنے والا	ذلت	رسوائی، شرمندگی
انتقال	تبدیلی	پردہ پوشی	پردہ ڈالنا، عیب/ نقصان چھپانا
منتشر	پھیل جانا	وقار	عزت
وفد	گروہ	عظمت	بڑائی
تلقین کرنا	نصیحت کرنا، بات ذہن میں ڈالنا	خشوع وخضوع	عاجزی

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں اخوتِ اسلامی کی وضاحت کریں۔

ii۔ اخوتِ اسلامی کے تقاضے بیان کریں۔

iii۔ اخوتِ اسلامی کے چند فائدے تحریر کریں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ اخوت کے لفظی معنیٰ کیا ہیں؟

ii۔ اخوتِ اسلامی کے بارے کسی ایک قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

iii۔ اخوتِ اسلامی کے بارے کسی ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

iv۔ اخوتِ اسلامی مسلمانوں کے لیے ایک بڑی نعمت کیوں ہے؟

۳۔ درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ اسلامی اخوت کی بنیاد کیا ہے؟

(ا) رنگ (ب) نسل (ج) قوم (د) دین

ii۔ اخوت کا مطلب ہے۔

(ا) بھائی چارہ (ب) میانہ روی (ج) رحم دلی (د) ہمدردی

iii۔ ''مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں'' کس سورۃ کی آیت کا ترجمہ ہے؟

(ا) سورۃ الفاتحہ (ب) سورۃ الحجرات (ج) سورۃ القدر (د) سورۃ القارعہ

iv۔ ساری دنیا کے مسلمانوں کے دل آپس میں کس وجہ سے جڑے ہوئے ہیں؟

(ا) اخوت (ب) ہمسائیگی (ج) رنگ (د) نسل

v۔ امت مسلمہ کی مثال کس کی مانند ہے؟

(ا) ایک جسم (ب) ایک دل (ج) ایک روح (د) ایک دماغ

۴۔ مناسب الفاظ سے خالی جگہ پر کریں۔

i۔ تمام دنیا کے کلمہ گو__________ کی وجہ سے ایک دوسرے کے بھائی بن جاتے ہیں۔

ii۔ تمام دنیا کے مسلمان ایک__________ کی مانند ہیں۔

iii۔ اخوت اسلامی کی وجہ سے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی__________ چاہتا ہے۔

iv۔ اگر جسم کے ایک حصے میں تکلیف ہو تو پورا__________ اس کے ساتھ درد میں شریک ہو جاتا ہے۔

سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

- طلبہ / طالبات اپنے ہم جماعتوں کے رنگ، نسل، مذہب اور ذات پات کا ریکارڈ مرتب کرنے کے بعد دیکھیں کہ ان کے درمیان کونسی چیز مشترک ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ

مسلمانوں کی موجودہ حالتِ زار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ / طالبات پر اخوتِ اسلامی کی اہمیت واضح کریں۔

باب پنجم

ہدایت کے سرچشمے/ مشاہیر اسلام

حاصلات تعلم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سیدنا عثمان اور سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کی پاکیزہ زندگیوں سے آگاہ ہوسکیں۔
- امت مسلمہ کے شاندار ماضی سے آگاہ ہوں۔ اسلاف کے علمی، روحانی، سیاسی اور عسکری کارناموں کے بارے میں معقول معلومات حاصل کرسکیں۔
- سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نصاریٰ پھیلائے ہوئے غلط عقائد سے آگاہ ہوسکیں۔
- اس حقیقت سے آگاہ ہوجائیں کہ جہاد میں موت نہیں ہے اگر جہاد میں موت ہوتی تو سیدنا خالد رضی اللہ عنہ ساری عمر جہاد کرنے کے باوجود اپنی طبعی موت پر اس دنیا سے نہ چل بستے یعنی تقدیر کا عقیدہ ان میں راسخ ہوجائے۔
- اسلاف کے نقش وقدم پر چلنے میں ہی کامیابی وکامرانی سمجھیں اور اس اصول کو اپنی عملی زندگی میں نافذ کرسکیں۔

باب پنجم

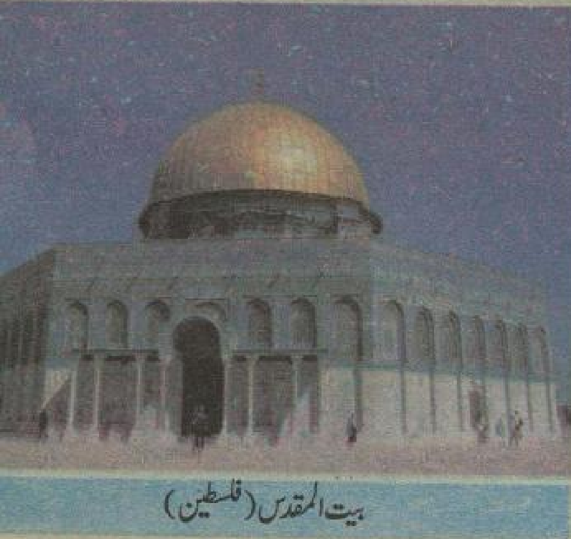
ہدایت کے سرچشمے/ مشاہیر اسلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی راہنمائی اور ہدایت کے لیے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور رسول بھیجے۔ زیادہ تر نبی اور رسول علیہم السلام بنی اسرائیل سے تعلق رکھتے تھے۔ بنی اسرائیل وہ لوگ کہلاتے ہیں جو حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعلق بھی بنی اسرائیل سے تھا۔

ولادت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا ذکر قران مجید کی سورۃ آلِ عمران میں آیا ہے۔ بیت المقدس میں میاں بیوی عمران اور حنّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما رہتے تھے۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ انہوں نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ان کو اولاد عطا فرمائی تو وہ اس کو بیت المقدس کی خدمت کے لیے وقف کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بیٹی سے نوازا جن کا نام انہوں نے مریم (علیہا السلام) رکھا۔ ایک دن حضرت مریم علیہا السلام بیت المقدس میں عبادت میں مصروف تھیں کہ ایک فرشتہ آیا



بیت المقدس (فلسطین)

اور انہیں خوشخبری دی کہ ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا جو کہ پنگھوڑے میں ہی لوگوں سے باتیں کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت مریم علیہا السلام کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا کیا جس کا نام عیسیٰ رکھا گیا۔ حضرت عیسیٰ ابھی چند دنوں کے ہی تھے کہ انہوں نے لوگوں کو بتایا:

ترجمہ

بچے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا اور مجھے برکت والا بنایا جس جگہ میں ہوں اور تاکید کی مجھ کو نماز کی اور زکوٰۃ کی جب تک میں زندہ رہوں اور مجھے اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا بنایا اور سرکش و بدبخت نہ بنایا۔ سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔ (سورۃ مریم: ۳۰ تا ۳۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی باتیں سننے کے بعد کچھ لوگ ایمان لے آئے اور نیک لوگوں میں شامل ہو گئے۔ جبکہ کچھ لوگوں نے آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہنا شروع کر دیا اور گمراہ ہو گئے۔

اعلانِ نبوت

پنگھوڑے میں کلام کرنے کے بعد لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ یہ بچہ عام انسان نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چنا گیا خاص انسان ہے اور لوگ آپ علیہ السلام کی طرف متوجہ ہونا شروع ہو گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو انسانوں کی راہنمائی، ہدایت اور اصلاح کے لیے بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت کی کتاب (انجیل مقدس) دی ہے جس میں اچھے اور برے کاموں کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے اور سیدھے راستے پر چلنے کی تلقین کی۔

معجزات

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات پر کچھ لوگ ایمان لے آئے۔ ایمان لانے والے زیادہ تر غریب اور کمزور لوگ تھے۔ زیادہ تر بااثر لوگوں نے آپ علیہ السلام کی مخالفت کی اور آپ علیہ السلام اور آپ کے ماننے والوں کو طرح طرح کی تکلیفیں دیں۔ گمراہ لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چند معجزے عطا کیے جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔

۲۔ آپ علیہ السلام بیماروں کو صحت یاب کر دیتے تھے اور پیدائشی طور پر نابینا لوگوں کو بینا کر دیتے تھے۔

۳۔ آپ علیہ السلام لوگوں کو ان کی خفیہ باتیں بتا دیتے تھے۔

۴۔ آپ علیہ السلام مٹی کے پرندے بنا کر ان پر پھونک مارتے تو وہ اصلی پرندے بن کر اڑ جاتے۔

دعوت و تبلیغ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تلقین کی۔ آپ علیہ السلام نے یومِ آخرت اور حساب و کتاب کے بارے میں بھی اپنی قوم کو بتایا۔ انہوں نے فرشتوں پر ایمان لانے، نیک کام کرنے اور برے کاموں سے بچے رہنے کی بھی تبلیغ کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پہلی آسمانی کتابوں، تورات اور زبور پر ایمان لانے اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ آپ علیہ السلام نے اپنی قوم کو بتایا کہ وہ ان پر نازل کی گئی کتاب انجیل اور اس کی تعلیمات مثلاً نماز ادا کرنا، روزہ رکھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور انصاف پر قائم رہنا وغیرہ پر عمل کریں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کی تعداد میں خوب اضافہ ہو گیا تو آپ علیہ السلام کے مخالفین پریشان ہو گئے اور حسد کرنے لگے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت شروع کی۔ بنی اسرائیل کے لوگ اس وقت کے بادشاہ پلاطیس کے پاس گئے اور اس کو بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام طاقت حاصل کر کے اس کی بادشاہی چھین سکتے ہیں۔ بادشاہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو (نعوذ باللہ) گرفتار کر کے قتل کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ چنانچہ ایک دن جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک گھر میں موجود تھے تب بادشاہ کے آدمیوں نے گھر کا محاصرہ کرلیا اور گھر کے اندر داخل ہو گئے۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف اٹھالیا۔ بادشاہ کے لوگ آپ علیہ السلام کو غائب پا کر پریشان ہو گئے اور مشہور کر دیا کہ آپ کو قتل کر دیا گیا ہے۔

مسلمانوں کا عقیدہ

مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیگر انبیاء کرام کی طرح اللہ تعالیٰ کا سچا اور برگزیدہ نبی مانتے ہیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ حالت میں آسمان کی طرف اٹھالیا تھا اور وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں شامل ہو کر دنیا پر حکومت کریں گے۔



کیا آپ جانتے ہیں؟

- ☆ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ہے۔
- ☆ آپ دمشق میں مشرقی سفید منارہ پر دو فرشتوں کے بازوؤں پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے اُتریں گے۔
- ☆ آپ دنیا میں دجال اکبر کے ساتھ جہاد کریں گے۔ اور دجال اکبر یہودی آپ کے ہاتھوں قتل ہو جائے گا ان شاء اللہ۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا واقعہ بیان کریں۔

ii۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کون سے معجزے عطا کیے تھے؟

iii۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کیا ہیں؟

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس قوم سے تعلق رکھتے تھے؟

ii۔ حضرت مریم علیہا السلام کون تھیں؟

iii۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کس عمر میں لوگوں سے کلام کیا؟

iv۔ پلاطیس کون تھا اور اس نے کیا منصوبہ بنایا؟

v۔ مسلمانوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟

۳۔ مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل کو کیا کہتے ہیں؟

(ا) بنی اسرائیل (ب) عیسائی (ج) یہودی (د) مسلمان

ii۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس نبی کی اولاد میں سے تھے؟

(ا) حضرت موسیٰ علیہ السلام (ب) حضرت یعقوب علیہ السلام

(ج) حضرت اسماعیل علیہ السلام (د) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

iii۔ حضرت مریم علیہا السلام کے والد کا نام تھا۔

(ا) حضرت یعقوب علیہ السلام (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام

(ج) عمران (د) حضرت اسحاق علیہ السلام

iv۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کب کیا؟

(ا) پیدائش کے چند دن بعد (ب) دس سال کی عمر میں

(ج) چالیس سال کی عمر میں (د) اپنے آسمان کی طرف اٹھائے جاتے وقت

v۔ درج ذیل میں سے کونسا معجزہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نہیں ہے۔

(ا) مردوں کو زندہ کرنا (ب) بیماروں کو شفا دینا (ج) روشنی والا ہاتھ (د) نابینا کو روشنی دینا

vi۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کون سی آسمانی کتاب نازل ہوئی؟

(ا) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآن مجید

vii۔ بادشاہ وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کروانا چاہتا تھا کیونکہ

(ا) وہ آپ علیہ السلام کے خاندان سے نہیں تھا

(ب) وہ آپ علیہ السلام کی شہرت اور طاقت سے ڈرتا تھا

(ج) بنی اسرائیل کے لوگ بادشاہ کو اپنا امام بنانا چاہتے تھے۔

(د) آپ علیہ السلام بنی اسرائیل کو بت پرستی سے روکتے تھے۔

۴۔ خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں۔

i۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا ذکر سورۃ ________ میں آیا ہے۔

ii۔ عمران اور حنّہ نے اپنی بیٹی کا نام ________ رکھا۔

iii۔ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا ________ کہتے ہیں۔

iv۔ انجیل حضرت ________ پر نازل ہوئی۔

v۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ________ کو صحت مند کر دیتے تھے۔



سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

طلبہ/طالبات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا چارٹ بنا کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔



ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کرام طلبہ/طالبات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان تعلیمات کی وضاحت کریں جو اسلام سے مطابقت رکھتی ہیں۔ نیز لفظ معجزہ کی وضاحت کریں اور دیگر انبیاء کرام کے معجزوں کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولادت و نام و نسب

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے چھ سال بعد 577 عیسوی میں ہوئی ۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عثمان اور والد صاحب کا نام عفان تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق خاندان بنو امیہ سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد صاحب خاندان قریش کے امیر آدمی تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار مکہ کے ان چند افراد میں ہوتا تھا جو لکھنا اور پڑھنا جانتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو "غنی" یعنی مالدار کا لقب دیا کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کے لیے اپنا بہت سارا مال قربان کر دیا تھا۔

ابتدائی زندگی

دورِ جاہلیت میں بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بت پرستی اور شراب نوشی نہیں کی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بچپن کی زندگی بہت صاف ستھری اور برائیوں سے پاک تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے وقت کے دانشور اور معتبر شخص تھے۔ لوگ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہت عزت کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تجارت کو اپنا ذریعہ معاش بنایا اور اس میں خوب ترقی کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار عرب کے مشہور تاجروں میں ہوتا تھا۔

قبولِ اسلام

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ گہری دوستی تھی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے ہی اسلام قبول کر چکے تھے۔ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

بھی اسلام کی دعوت دی جو انہوں نے بخوشی قبول کر لی اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کے ابتدائی ایام میں اسلام قبول کر لیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد دوسرے مسلمانوں کی طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کو رسیوں سے باندھ کر کوڑوں سے پیٹا جاتا تھا لیکن انہوں نے اسلام نہ چھوڑا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قریشِ مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

ذوالنورین کا لقب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دو صاحبزادیوں حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا اور حضرت امِ کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی یکے بعد دیگرے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی تھی۔ اس لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "ذوالنورین" یعنی "دو نور" والا کہا جاتا ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار مکہ کے مالدار تاجروں میں ہوتا تھا۔ مدینہ منورہ میں میٹھے پانی کا کنواں تھا جو کہ ایک یہودی کی ملکیت تھا۔ یہودی مہنگے داموں مسلمانوں کو پانی فروخت کرتا تھا جس سے مسلمان بہت پریشان تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس ہزار درہم کے عوض کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوج کے ایک تہائی اخراجات خود برداشت کیے اس کے علاوہ ایک ہزار اونٹ، ستر گھوڑے اور سامانِ رسد کے لیے ایک ہزار دینار بھی پیش کیے۔

ایک دفعہ مدینہ منورہ میں قحط پڑ گیا۔ شہر میں کہیں بھی غلہ میسر نہیں تھا۔ اسی دوران حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تجارتی قافلہ مدینہ منورہ پہنچا جس میں ایک ہزار اونٹ غلے سے لدے ہوئے تھے۔ جب غلے کے تاجروں کو علم ہوا تو وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غلہ خریدنے پہنچ گئے اور دوگنا

منافع کی پیش کش کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی پیش کش یہ کہہ کر ٹھکرا دی کہ مجھے دس گنا سے بھی زیادہ منافع مل رہا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سارا غلہ مدینہ کے غریبوں اور مسکینوں میں مفت تقسیم کر دیا۔

مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ

چوبیس ہجری میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ منتخب ہوئے اور قریباً بارہ سال تک مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں لیبیا، تیونس، مراکش اور الجزائر کے علاقے فتح ہوئے اور اسلامی سلطنت کابل تک پھیل گئی تھی۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلطنت کے تمام فیصلے مجلسِ شوریٰ کے ذریعے کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد از نمازِ جمعہ عوام کی شکایات سنتے اور ان کا ازالہ کرتے تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی کے آس پاس کی زمین خرید کر اس کی توسیع کی۔ انہوں نے سڑکوں اور شہروں میں سرائے اور مہمان خانے بنوائے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جگہ جگہ کنویں کھدوائے تاکہ مسافروں کو باآسانی پانی میسر آسکے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کی اشاعت کا انتظام کیا۔

شہادت

ایک یہودی عبد اللہ بن سبا نے اسلام کے خلاف سازش کر کے مسلمانوں کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک مخالف گروہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جانبداری اور اقربا پروری کا الزام لگا کر بغاوت کر دی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دونوں بیٹوں کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حفاظت پر مامور کر دیا۔ مسلمان حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

اجازت مانگتے رہے کہ باغیوں کے ساتھ جنگ کی جائے لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت نہ دی کہ ناحق مسلمانوں کا خون بہے گا۔ موقع پا کر باغیوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کر دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے باغیوں نے خنجر مار کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لہولہان کر دیا۔ جمعہ کے دن 18 ذی الحجہ 35ھ کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہادت پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔



قبر سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مقبرہ بقیع الغرقد، مدینہ منورہ)



کیا آپ جانتے ہیں؟

- ☆ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو دفعہ ہجرت کی ایک حبشہ اور دوسری مدینہ کی طرف۔
- ☆ آپ ان دس صحابہ کرام میں شامل ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مجلس میں جنت کی خوشخبری سنائی۔
- ☆ آپ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے تین دن بعد خلیفہ سوم بنے۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیں۔

i۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ابتدائی زندگی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ii۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس طرح اسلام کی خدمت کی؟ وضاحت کریں۔

iii۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کب ہوئی؟

ii۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

iii۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ''ذوالنورین'' کیوں کہا جاتا ہے؟

iv۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ''غنی'' کا لقب کیوں ملا؟

v۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں کون کون سے علاقے فتح ہوئے؟

۳۔ مناسب جواب کا انتخاب کریں۔

i۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار مکہ کے دانشوروں میں ہوتا تھا کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ا) پڑھنا لکھنا جانتے تھے — (ب) بہت بہادر تھے

(ج) بہت نیک تھے — (د) بہت مالدار تھے

ii۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ''غنی'' ہونے کی کیا وجہ تھی ؟

(ا) اسلام کے لیے مال خرچ کرنا — (ب) بہت بڑے تاجر ہونا

(ج) بت پرستی نہ کرنا — (د) پہلے اسلام قبول کرنا

iii- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کے کتنے سال بعد مسلمانوں کے خلیفہ بنے؟

(ا) 22 (ب) 23 (ج) 24 (د) 25

iv- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میٹھے پانی کا کنواں خریدا کیونکہ وہ

(ا) پانی کی تجارت کرنا چاہتے تھے (ب) یہودیوں کو تنگ کرنا چاہتے تھے

(ج) مسلمانوں کو مفت پانی دینا چاہتے تھے (د) کنویں کے مالک بننا چاہتے تھے۔

v- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس کی کوشش سے اسلام قبول کیا؟

(ا) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

vi- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوگنا منافع لیکر غلہ فروخت نہ کیا کیونکہ

(ا) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کر دیا تھا

(ب) غلہ خریدنے والے یہودی تھے

(ج) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غریبوں کو مفت غلہ دیکر زیادہ ثواب لینا چاہتے تھے۔

(د) امیر ہونے کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منافع کی ضرورت نہ تھی

vii- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلطنت کے فیصلے کس طرح کرتے تھے؟

(ا) اپنی مرضی سے (ب) اپنے گھر والوں کے مشورے سے

(ج) لوگوں کے مشورے سے (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے سے

۴۔ درج ذیل جملوں میں سے غلط اور صحیح کی نشاندہی کریں۔

i۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عمر میں بڑے تھے۔

ii۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بت پرستی نہیں کی تھی۔

iii۔ سب سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔

iv۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں مصر اور شام فتح ہوئے۔

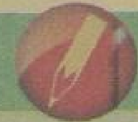
v۔ غزوۂ تبوک کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس ہزار دینار پیش کیے۔



سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

i. طلبہ / طالبات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ساری اولاد کے نام استاد صاحب سے پوچھ کر اپنی کاپیوں میں لکھیں۔

ii. طلبہ / طالبات حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں فتح ہونے والے علاقوں کا نقشہ دیکھیں اور رنگ بھریں۔



ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کرام طلبہ / طالبات کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت کے بارے میں مزید واقعات سنائیں۔ نیز طلبہ / طالبات کو ''ذوالنورین'' کا مطلب سمجھائیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولادت اور نام ونسب

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش 592 عیسوی میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ولید بن مغیرہ تھا جو کہ عرب کے ایک مشہور سردار تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام لبابہ صغیرہ تھا جو ایک معزز گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آباو اجداد کا تعلق ''بنومخزوم'' سے تھا جو قبیلہ قریش ہی کی ایک شاخ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاندان جنگ جوئی، پہلوانی، گھڑ سواری اور شمشیر زنی کا ماہر سمجھا جاتا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی بچپن ہی سے نیزہ بازی اور تلوار چلانے میں مہارت حاصل کر لی تھی۔ عرب میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہادری اور جنگ جوئی کے بڑے چرچے تھے۔

قبولِ اسلام

اسلام قبول کرنے سے پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کے دشمن تھے۔ غزوۂ احد کے موقع پر مسلمانوں کے ایک تیر انداز گروہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہدایت کی تھی کہ وہ مسلمانوں کی فتح یا شکست کسی بھی صورت میں پہاڑی درہ نہ چھوڑیں۔ مسلمانوں کے مقابلے میں کفار میدانِ جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے تو مسلمانوں کے تیر انداز گروہ نے بھی دَرّہ چھوڑ دیا۔ خالد بن ولید نے اپنے ساتھیوں سمیت خالی درے سے مسلمانوں پر حملہ کر کے بہت سا جانی نقصان کیا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نعوذ باللہ قتل کرنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوئے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے میں مصروف تھے کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کئی بار حملے کی نیت سے آگے بڑھے مگر ہر بار ایک غیبی طاقت نے انہیں ایسا کرنے سے باز رکھا جس پر انہیں یقین ہوگیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول ہیں ۔ اس طرح آپ کا دل اسلام کی طرف مائل ہوگیا۔ بالآخر آپ نے فتح مکہ سے پہلے 8ھ بمطابق 628 عیسوی کو اسلام قبول کر لیا لیکن اب بھی آپ پریشان تھے کہ اپنی سابقہ اسلام دشمنی کی معذرت کن الفاظ میں کریں۔ تاہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس شفقت اور رحم دلی سے پیش آئے اس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام قبول کرنے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''آج مکے نے اپنے جگر کے ٹکڑے ہماری گود میں ڈال دیے۔''

اسلام کے لیے خدمات

اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ساری قوت اسلام کے لیے صرف کی۔ کفار کے ساتھ جنگوں میں ہمیشہ بہادری اور جوانمردی کا مظاہرہ کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قریباً سو جنگوں میں حصہ لیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پہلا معرکہ جنگِ موتہ کا تھا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد تین ہزار تھی جبکہ کفار کا لشکر ایک لاکھ افراد پر مشتمل تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سپہ سالار بنا کر بھیجا تھا۔ خون ریز لڑائی شروع ہوئی تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یکے بعد دیگرے شہید ہو گئے مسلمانوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا سپہ سالار بنا لیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہادری کے وہ جوہر دکھائے کہ دشمن کے چھکے چھوٹ گئے۔ اس دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ''سیف اللہ'' (اللہ کی

تلوار) کا لقب دیا۔

جنگِ یرموک میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں رومی فوج کو شکست دی۔ غزوۂ حنین اور غزوۂ تبوک میں بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جرأت و بہادری کی مثال قائم کر دی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منکرینِ زکوٰۃ اور نبوت کے جھوٹے دعوے دار مسیلمہ کذاب کے فتنوں کو کچل دیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں جب بیت المقدس فتح ہوا تو اس میں بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکمتِ عملی اور تعاون شامل تھا۔

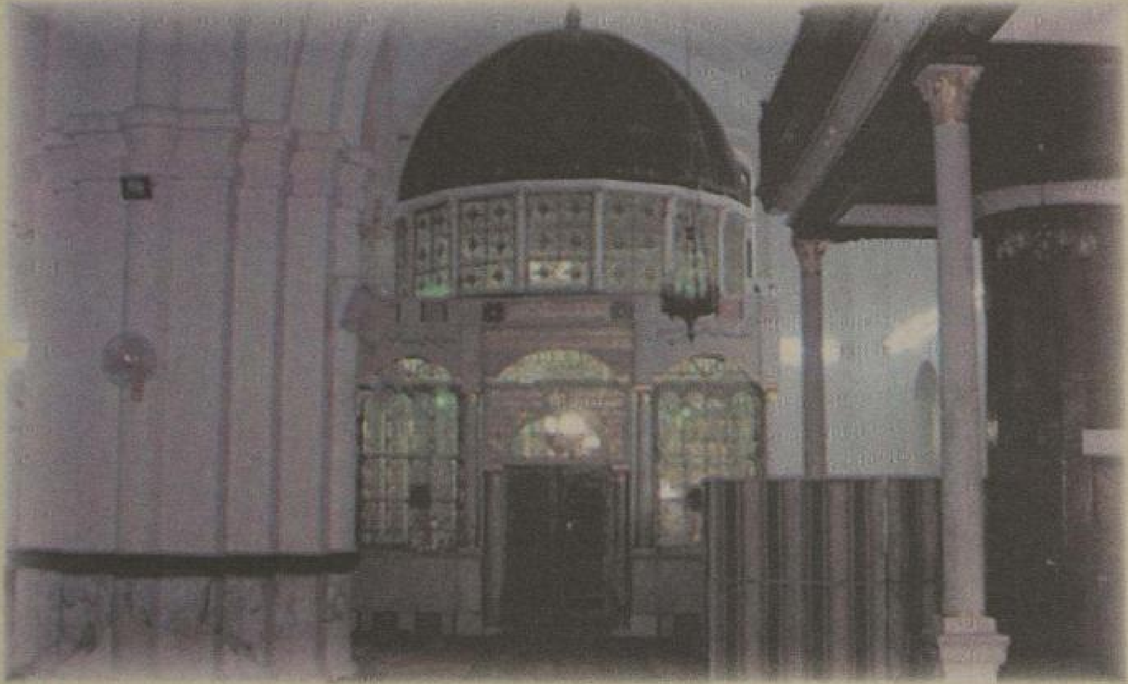
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑی محبت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ ماضی کی اسلام دشمنی پر شرمسار اور رنجیدہ رہتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے معافی مانگتے رہتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موئے مبارک (سر کے بال) اپنی پگڑی میں رکھے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی میدانِ جنگ میں اترتے تو وہی پگڑی سر پر سجاتے تھے۔ اور اس پگڑی کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتے تھے۔

شوقِ شہادت

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سی جنگوں میں حصہ لیا اور بہت سے کفار کو واصلِ جہنم کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا جس پر تلوار، خنجر، نیزہ یا تیر کے زخم کا نشان نہ

ہو۔ میدانِ جنگ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جذبۂ شہادت لے کر جاتے تھے لیکن شہادت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نصیب میں نہ تھی۔ آخری وقت میں بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہی خواہش تھی کہ کاش میں بوڑھے اونٹ کی طرح نہ مرتا بلکہ میدانِ جنگ میں شہادت کی موت مرتا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار ملک شام میں ہے۔



مزار سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حمص (شام)



کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ نسبت ساتویں پشت (یعنی مرہ بن کعب بن لوئی) میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جاملتا ہے۔

☆ صلح حدیبیہ تک کفار مکہ نے اہل اسلام کے خلاف جتنی جنگیں لڑیں ان سب میں آپ شریک تھے۔

☆ سات ہجری کے بعد مسلمان ہوئے انہوں نے فتنہ ارتداد کے خاتمہ اور قیصروکسریٰ کی سطوت وحشمت ختم کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

☆ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساٹھ سال کی عمر میں حمص (شام) میں فوت ہوئے۔



باأثر	طاقتور	شرمسار	شرمندہ ہونا
معجزہ	اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی پیغمبر کا وہ کام کر دکھانا جو انسانی طاقت سے باہر ہو	ٹھکرا دینا	واپس کر دینا، قبول نہ کر دینا
		معزز	عزت مند
خفیہ	چھپی ہوئی ، پوشیدہ	شمشیر زنی	تلوار چلانا
ولادت	پیدائش	شفقت	نرمی
دورِ جاہلیت	اسلام سے پہلے کفر و شرک کا زمانہ	تعاون	مدد
معاش	زندگی گزارنے کا ذریعہ، کاروبار، پیشہ	آباؤ اجداد	باپ دادا
جرات	بہادری	معذرت	معافی، عذر
منکرین	انکار کرنے والے	جوانمردی	دلیری اور بہادری
رنجیدہ	خفا، پریشان ہونا	حوصلہ افزائی کرنا	ہمت بڑھانا

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کی وجوہات کیا تھیں؟

ii۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسلام کے لیے کیا خدمات ہیں؟

iii۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس طرح محبت کرتے تھے؟

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کب پیدا ہوئے؟

ii۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن میں کن چیزوں میں مہارت حاصل کی؟

iii۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اسلام قبول کیا؟

iv۔ کس جنگ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ''سیف اللہ'' کا لقب ملا؟

v۔ بیت المقدس کس خلیفہ کے دور میں فتح ہوا؟

۳۔ مناسب ترین جواب کا انتخاب کریں۔

i۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاندان کس چیز کے لیے مشہور تھا؟

(ا) تجارت (ب) عبادت (ج) شجاعت (د) شرافت

ii۔ غزوۂ احد میں مسلمانوں کے جانی نقصان کی وجہ تھی۔

(ا) جنگی سامان کی کمی (ب) سپاہیوں کی کمی

(ج) پہاڑی درے کو چھوڑنا (د) ابوسفیان کی چالاکی

iii۔ جنگ موتہ میں کون سے صحابی شہید نہیں ہوئے؟

(ا) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

iv۔ رومی فوج کو کس جنگ میں شکست ہوئی؟

(ا) جنگِ یرموک (ب) جنگِ موتہ (ج) جنگِ حنین (د) جنگِ خیبر

v۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات ہیں۔

(ا) یہودیوں کو سزا دینا (ب) مسیلمہ کذاب کو ختم کرنا

(ج) رومیوں کو شکست دینا (د) بیت المقدس کو آزاد کرانا

vi۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس ملک میں دفن ہیں؟

(ا) ایران (ب) عراق (ج) شام (د) فلسطین

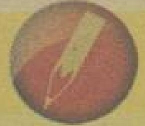
vii۔ جنگِ یرموک میں مسلمان فوج کی قیادت کس نے کی؟

(ا) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۔ کالم (الف) کو کالم (ب) کے ساتھ اس طرح ملائیں کہ جملہ مکمل ہو جائے۔

کالم (الف)	کالم (ب)
(ا) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم کے ہر حصے پر	۱۔ خالد بن ولید اسلام کے دشمن تھے
(ب) سیف اللہ کا مطلب ہے	۲۔ 628 عیسوی کو سلام قبول کیا۔
(ج) اسلام قبول کرنے سے پہلے	۳۔ زخموں کے نشان تھے۔
(د) خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے	۴۔ اللہ تعالیٰ کی تلوار۔
(ہ) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق	۵۔ بنو مخزوم کے ساتھ تھا۔



سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

طلبہ/طالبات اساتذہ کرام سے پوچھ کر اسلامی غزوات/جنگوں کی فہرست بنا کر اپنی کاپیوں میں لکھیں۔



ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کرام طلبہ/طالبات کے دلوں میں اسلام کی خدمت کرنے کا جذبہ اجاگر کریں اور بتائیں کہ طلبہ/طالبات کس طرح اسلام کی تعلیمات پر عمل کر کے اسلام کی خدمت کر سکتے ہیں۔

مصنفین

ڈاکٹر حافظ حسین فاروق

ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں ورانہ تمبر اور اعلیٰ تعلیم اسلامیہ کالج پشاور سے حاصل کرنے کے بعد نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد سے علوم اسلامیہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ گذشتہ پندرہ سال سے اسلامیہ کالج پشاور میں تدریس کے پیشے سے منسلک ہیں۔ اس سے پہلے بھی ٹیکسٹ بک بورڈ کے لئے کئی کتابوں میں کام کر چکے ہیں۔
کئی قومی اور بین الاقوامی جریدوں میں موصوف کے تحقیقی مقالات چھپ چکے ہیں۔

ڈاکٹر حافظ حفاظت اللہ

ضلع صوابی تحصیل لاہور کے گاؤں مانکی میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد وفاق المدارس سے شہادت العالمیہ اور یونیورسٹی آف پشاور سے ایم۔اے اسلامیات، ایم۔اے عربی اور ایم ایڈ کی ڈگریاں حاصل کیں۔ یونیورسٹی آف پشاور سے عربی میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد کوہاٹ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں شعبہ علوم عربی واسلامیات کے ڈائریکٹر کے طور پر کام کیا۔ تحقیق وتدریس کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ اس وقت اسلامیہ کالج پشاور (چارٹرڈ یونیورسٹی) کے شعبۂ دینیات میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ قومی اور بین الاقوامی جرائد میں آپ کے کئی تحقیقی مقالات چھپ چکے ہیں۔

ڈاکٹر سید نعیم بادشاہ بخاری

نام سید نعیم بادشاہ ولد سید میر زرین شاہ موجودہ سکونت سیدان صابوخیل منڈان ضلع بنوں ہے ۔ ابتدائی تعلیم بنوں میں حاصل کی ۔ درس نظامی، تخصص فی الفقہ اور تخصص فی الدعوۃ والارشاد میں مفتی محمد تقی عثمانی سے تلمذ کا شرف حاصل کیا۔ جامعہ کراچی سے اسلامیات میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ تدریس کے سلسلے میں نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام اباد، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی بنوں ، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کوہاٹ اور حالاً اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں ۔ موصوف دسیوں کتابوں کے مصنف اور بیسوں تحقیقی مقالات لکھ چکے ہیں۔

مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو

اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو

تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔

(سورۃ الحجرات: آیت نمبر 10)

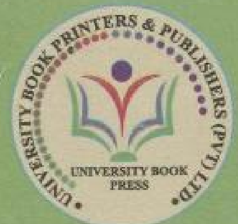
مسجد مہابت خان، پشاور

قومی ترانہ

پاک سر زمین شاد باد — کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان — ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سر زمین کا نظام — قوتِ اخوتِ عوام
قوم ، مُلک ، سلطنت — پائندہ ، تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ ستارہ و ہلال — رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال — جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال



یونیورسٹی بک پرنٹرز اینڈ پبلیشرز (پرائیویٹ لمیٹڈ)
انڈسٹریل اسٹیٹ، حیات آباد پشاور

کوڈ نمبر	تعداد	قیمت	مطبع
UBPP- 17-18	10,000	74.00	وقاص پرنٹرز پشاور